میر امن باغی

digest novels lovers group ❤️❤️

"کیوں بلایا آپ کو میر وجاہت خان نے؟"

ممتاز بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو زرناب خان کو کڑے تیوروں سے اپنی طرف متوجہ پا کر وہ گہرا سانس بھرتیں اناب سے مخاطب ہوئیں۔

"اناب بیٹا! جاؤ ذرا مہتاب کو بلا کر لاؤ۔ تمہاری تائی جان کے روم میں ہے وہ۔"

"جی اماں۔"

اناب نے اپنی کتابیں وہیں رکھیں اور روم سے چلی گئی تو زرناب طنزیہ مسکراتی ان کی طرف دیکھنے لگی۔

"اوہ تو میر وجاہت خان نے کوئی نیا حکم جاری کر دیا ہے۔ ان کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے میر عظام خان کی زوجہ ممتاز بیگم ان کا حکم بجا لانے میں سر کی بازی بھی لگا دیں گی۔"

"تم چپ رہو زرناب۔ تمہیں تو چھوٹے بڑے کی تمیز بھولتی جا رہی ہے۔ کم از کم مرے ہوئے باپ کو تو بخش دو۔"

انہوں نے خشمگیں نگاہوں سے دیکھا۔

Scanned with CamScanner

''میر وجاہت خان نے میرے مرے ہوئے باپ کو بخشا؟ کیا انہوں نے سوچا کہ آپ کو ان کی پسند کے خلاف جا کر بیاہ کے لانے والا میر عظام خان اب اس دنیا میں نہیں رہا تو پھر کیوں ان کئے کی سزا بائیس سالوں سے آپ کو۔ ہم تینوں کو وہ دے رہے ہیں۔ کیا قصور ہے ہمارا۔''

''کیا ہوا ہے اماں؟''

تبھی ان کی بڑی بیٹی مہتاب اور اس کے پیچھے اناب کمرے میں داخل ہوئیں تو زرناب کو غصے میں دیکھ کر مہتاب چونکی تھی کیونکہ زرناب کے غصے کا مطلب کسی طوفان کی آمد تھی۔

''تشریف لایئے مہتاب عظام خان۔ لگتا ہے اس دفعہ اماں کے ناتواں کندھوں نے میر وجاہت خان کے حکم کا بوجھ لادنے سے جواب دے دیا ہے جو آپ کو یاد فرمایا جا رہا ہے۔ جی تو اماں! اب کیا قربانی دینی پڑے گی ہمیں؟''

''مہتاب! اسے کہو کہ میری نظروں سے دور ہو جائے اس وقت۔'' ممتاز بیگم غصے سے بولیں تو زرناب کچھ کہتی کہتی لب بھینچ گئی۔ مہتاب نے سوالیہ نگاہوں سے ماں کو دیکھا۔

''تم لوگوں کے آغا جان نے.......''

''نہیں ہیں وہ ہم لوگوں کے آغا جان۔ وہ صرف میر حیدر خان کے بچوں کے آغا جان ہیں اماں۔ یہ بات کتنی دفعہ سمجھاؤں میں آپ کو۔''

''سمجھنے کی تو تمہیں ضرورت ہے۔ تمہاری یہ زبان ہمارے لئے کتنی مشکلات لے کر آ رہی ہے تمہیں اس چیز کا اندازہ بھی نہیں۔ یہ مت بھولو کہ اس گھر کے علاوہ ہمارا اور کوئی ٹھکانہ نہیں۔''

''نہیں چاہیے ہمیں یہ خدا ترسی میں دیا گیا ٹھکانہ۔'' وہ چیخ کے بولی۔

''زرناب اب چپ کر جاؤ۔ اماں کی بات تو سن لو۔'' مہتاب نے سختی سے کہا تو وہ اپنے غصے کو قابو میں کرنے لگی۔

''اماں اب بتائیں آپ۔'' کب سے خاموش کھڑی اناب نے کہا تو انہوں نے ایک خاموش نظر تینوں پر ڈالی اور بولیں۔

Scanned with CamScanner

''ان کے خیال میں مہتاب اور زرناب نے جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا صرف اناب ہی اپنی تعلیم جاری رکھے گی اور......''

وہ خاموش ہوئیں کیونکہ زرناب کے چہرے کی رنگت بدلنا شروع ہوگئی تھی۔

''اور اماں۔'' مہتاب نے ان کو بولنے پہ اکسایا۔

''مہتاب کی شادی کر دینی چاہیے دو ماہ تک۔اتوار کو کچھ لوگ دیکھنے آ رہے ہیں۔آغا جان کے دوست کا پوتا ہے۔اپنا بزنس ہے اس کا۔''

ان کی بات پر زرناب نے چونک کر مہتاب کی طرف دیکھا جو خود ششدر ہو کے ان کو دیکھ رہی تھی۔

''پر اماں! مہتاب آپی کے ماسٹرز کا لاسٹ ائیر ہے اور زرناب آپی کے میڈیکل کے ابھی دو سال پڑے ہیں اماں۔''

اناب کو ان کی دوسری بات سے زیادہ پہلی بات قابل اعتراض لگی تھی۔

''میں نے بھی ایسا کہا تھا مگر آغا جان کہتے ہیں کہ عورت کا کام صرف ہانڈی روٹی کا ہوتا ہے اور یہ کہ میرے سر پہ چار پوتیوں کا بوجھ ہے۔ایک ایک کر کے ہی وہ اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ زرناب کو بھی اب کچن سنبھال لینا چاہیے کیونکہ وہ بھی اب شادی کے لائق ہوگئی ہے۔''

''اور آپ چپ کر کے سب سن کے ان کی بات پر آمین کہتی چلی آئیں۔''

''تو اور میں کیا کروں زرناب۔ان کی بات ماننے کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں۔ویسے بھی ان کی بات اتنی نا قابل قبول بھی نہیں ہے۔''

ممتاز بیگم کی بات پر مہتاب نے سختی سے اپنے آنسوؤں پہ پل باندھا تھا۔

''ہاں آپ تو ایسا کہیں گی کیونکہ آپ کو ان کی ہر جائز نا جائز بات ماننے کی عادت جو ہوگئی ہے۔پر اب اور نہیں اماں۔ہم نے بچپن سے ان کی ہر بات پر نہ چاہتے ہوئے بھی سر جھکایا ہے صرف اس وجہ سے کہ ہمارے سر پہ نہ تو باپ کا سایہ ہے نہ کسی بھائی کا مضبوط کندھا۔ہم اپنی مرضی سے نہ پہن اوڑھ سکتے ہیں نہ کہیں جا سکتے ہیں تو کیا اب زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ بھی ان کی مرضی سے ہوگا۔کیا ایک ''خان حویلی'' سے نکل کے دوسرے زندان میں

Scanned with CamScanner

داخل ہو جائیں۔ایک اور میر وجاہت خان کو اپنے اوپر حکمرانی کی اجازت نہ دیں اماں۔"

وہ بختی سے کہتی اپنے آنسو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی تو ممتاز بیگم نے مہتاب کی طرف دیکھا جس کے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ زرناب کی باتیں اس کے جذبات کی بھی ترجمانی کر گئی تھیں۔

✿......✿......✿

میر وجاہت خان جن کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے میر عظام خان اپنی پسند سے شادی کر کے ممتاز بیگم کو حویلی تو لے آئے تھے اور میر وجاہت خان نے ان کو معاف کر کے حویلی میں رہنے کی اجازت تو دے دی تھی مگر ممتاز بیگم کو دل میں جگہ نہ دے پائے تھے اور رہی کسر اوپر تلے کی تین بیٹیوں اور میر عظام خان کی اچانک موت نے پوری کر دی تھی۔میر وجاہت خان ان کو منحوس قرار دے کر نفرت کرنے لگے تھے اور وہ زرناب کے باغی من کو بھی دیکھ رہے تھے اور اس کی ضدی طبیعت سے وہ نالاں رہنے لگے تھے کہ یہ بھی اپنے باپ میر عظام خان کی طرح ان کو کوئی دھچکا نہ دے دے اس لیے وہ جلد سے جلد اس بوجھ سے چھٹکارا چاہتے تھے اس چیز سے بے خبر کہ ان کا یہ فیصلہ کسی کے دل کی دنیا برباد کر گیا تھا۔مہتاب جو اپنی ماں اور بہنوں کے سامنے تو چپ کی بکل مار گئی تھی مگر رات کی تاریکی میں وہ چھت پہ بیٹھی اپنے آنسوؤں پر پل نہ باندھ سکی۔

"آپی! آپ یہاں بیٹھی ہیں میں ہر جگہ آپ کو ڈھونڈ کر آئی ہوں۔"

زرناب کی آواز پر مہتاب نے جلدی سے دوپٹے کے ساتھ اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کھڑی ہوئی مگر زرناب اس کی سرخ آنکھوں اور سرخ ناک کو دیکھ کر اپنی ماں جائی کا دکھ سمجھ کر لب بھینچ گئی تھی۔

"چلو چلیں میں تو بس یونہی ہوا کھانے کو اوپر آ گئی تھی۔"

مہتاب نے اسے اپنی طرف متوجہ پا کر جلدی سے کہا اور جانے کے لیے قدم بڑھا دیئے مگر زرناب نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا۔

"آپ اماں سے تو جھوٹ بول سکتی ہیں۔اپنے یہ آنسو چھپا کر اس فیصلے پر خوشی کا اظہار کر سکتی ہیں پر مجھ سے آپ یہ اپنا درد چھپا نہیں سکتیں آپی کہ آپ کبھی بھی احمد بھائی کے علاوہ کسی اور......"

"زرناب آہستہ۔کوئی سن لے گا۔" مہتاب گھبرائی تھی۔

Scanned with CamScanner

''یہی تو اصل رونا ہے آپی کہ اس حویلی میں ہماری کوئی سنتا نہیں۔ورنہ آپ کو یوں اپنے آنسو نہ چھپانے پڑتے۔'' زرناب تلخی سے بولی تو مہتاب کے آنسو چھلک پڑے۔زرناب نے اذیت سے اپنے لب کاٹ لئے پھر مہتاب کو اپنے ساتھ لگا کر دلاسہ دینے لگی۔

''آپی پلیز! روئیں مت۔ابھی دو ماہ ہیں ناں۔کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔''

''اب کچھ نہیں ہوگا زرناب۔آغا جان نے جو فیصلہ کرلیا ہے اب اس پر وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔اور تائی اماں کہہ رہی تھیں کہ وہ لوگ مجھے پسند پہلے ہی کر چکے ہیں اتوار کو تو صرف رسم پوری کرنے آرہے ہیں۔اور میں...... میں احمد کے علاوہ کسی اور کے خواب کیسے اپنی آنکھوں میں سجا سکتی ہوں۔'' مہتاب رو دی۔زرناب نے اسے خود سے الگ کر کے کرسی پہ بٹھایا اور اس کے آنسو صاف کر کے ایک عزم سے بولی۔

''آپی! آپ کی یہ چھوٹی بہن آپ سے وعدہ کرتی ہے کہ آپ کے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے کر رہے گی۔ابھی دو ماہ ہیں ہمارے پاس، آپ ہر ٹینشن سے آزاد ہو کر ان مہمانوں کا ویلکم کریں اور وہ جو کرتے ہیں کرنے دیں باقی مجھ پر چھوڑ دیں میں آپ کو ابھی سے احمد بھائی کی مبارک باد دیتی ہوں کہ وہ آپ کو بہت جلد اس حویلی سے رخصت کروا کے لے جائیں گے۔''

''مگر زرناب......'' مہتاب حیران ہوئی۔

''اگر مگر چھوڑیں آپ۔بس اللہ پر یقین رکھیں اور مجھ پر بھروسہ کریں۔اب جائیں آپ کے موبائل پر احمد بھائی کی بیس مسڈ کالز آ چکی ہیں۔ان سے بات کریں اور ان کو بولیں کہ صرف دو ماہ ہیں ذرا صبر سے گزار لیں پھر آپ کو وہ آکر لے جائیں۔'' زرناب نے شرارت سے کہا تو مہتاب کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

''جائیے اب بے چارے راہ دیکھ رہے ہوں گے۔''

زرناب کے کہنے پر وہ اسے مسکرا کر دیکھتی چلی گئی تو زرناب ایک گہرا سانس بھرتی ریلنگ کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی کہ اس نے مہتاب کے ساتھ وعدہ تو کر لیا تھا مگر اسے پورا کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

''کچھ تو کرنا پڑے گا زرناب خان۔'' وہ بولی۔تبھی اس کی نگاہ حویلی کے گیٹ پر پڑی جہاں کالے رنگ کی

Scanned with CamScanner

پراڈوزن سے اندر داخل ہوتی پورچ میں آ کر رک گئی تھی اور فرنٹ سیٹ سے اترتا "میر یوشعوان خان" اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔ بلیک شلوار قمیض میں سکن وول کی چادر کندھوں پر ڈالے موبائل کان سے لگائے وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔اس کے سیاہ سلکی بال بے ترتیب ہو کے اس کے کشادہ ماتھے پر گرے ہوئے تھے۔ گندمی رنگت اور ہلکی ہلکی داڑھی میں وہ غضب کی پرسنالٹی کا مالک تھا اور زرناب اس سے بے تحاشا نفرت کرنے کے باوجود اس بات کو تسلیم کرتی تھی کہ اللہ نے اسے خوبصورتی کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔

"اوہ شکار تو میری آنکھوں کے سامنے تھا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔تو میر یوشعوان خان میں نے بائیس سالوں سے تجھ سے نفرت کا رشتہ جوڑے رکھا ہے پر تم سے ایک اور رشتہ جوڑنے کا ٹائم آ گیا ہے۔ پر میں نبھاؤں گی تم سے پہلا رشتہ ہی۔دوسرے میں اگر بے وفا بھی کہلائی جاؤں تو کیا فرق پڑے گا۔"

زرناب خود سے کہتی مسکرادی تھی۔

"آ گیا میرا شیر۔میرا امیر۔"

زرناب سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تو ہال میں کھڑے میر وجاہت خان اور ان کے گلے سے لگے میر یوشعوان پر پڑی تو اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ آغا جان۔اماں بتا رہی تھیں کہ میرے جانے کا آپ نے بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔خوب بدپرہیزی کی ہے۔" میر یوشعوان نے ان سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیئے۔

"سمجھو تو تجھے واپس بلانے کا بہانہ تھا۔ویسے تو تین ہفتوں سے ہم یہی سن رہے تھے کہ کچھ دن اور۔کچھ دن اور۔باپ پہلے ہی تمہارا شہری بن کر رہ گیا ہے اب تجھے بھی اس نے بزنس کے جھمیلوں میں پھنسا دیا ہے۔" میر وجاہت خان جو اپنے بیٹے میر حیدر خان سے ان کی بزنس کی مصروفیات کی وجہ سے نالاں رہتے تھے اب میر یوشعوان خان کے بزنس میں پڑ جانے پر خاص خوش نہ تھے کہ میر زمینوں کا کام بھی دیکھتا تھا اور اب ساتھ بزنس میں بھی مصروف ہو گیا تھا۔

"ارے نہیں آغا جان۔بابا تو مجھے خود ابھی بزنس کے جھنجھٹ سے دور رکھنا چاہتے ہیں پر میں نے MBA

Scanned with CamScanner

یوں فارغ بیٹھنے کے لیے تھوڑی کیا ہے مجھے خود انٹرسٹ ہے بزنس میں۔اور سب سے اہم بات یہ کہ میں نے ان تین ہفتوں میں نوٹ کیا کہ اتنا بڑا بزنس بابا اکیلے نہیں سنبھال سکتے۔''

میر یوشعوان ان کے ساتھ صوفے پر ٹک گیا اور ان کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر بولتا ان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

''جانتا ہوں میں۔اسی بات پر تو مجھے فخر ہے کہ تم بنا کہے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہو اور خوب اچھی طرح سنبھالتے ہو۔تم غرور ہو میرا۔'' میر وجاہت خان نے اس کے مضبوط کندھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ آسودگی سے مسکرا دیا جبکہ ان کی باتیں سنتی زرناب تلخی سے مسکرا دی اور میر یوشعوان خان کے مسکراتے چہرے پر ایک قہر بھری نگاہ ڈالتی کچن کی طرف چل دی۔

''اچھا اب تم کھانا کھاؤ،رات کافی ہوگئی۔چائے ساتھ پئیں گے۔''

''جی ضرور۔'' وہ ان سے کہتا کچن میں آیا جہاں سعدیہ بیگم خانساماں کے ساتھ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھیں اور زرناب شیلف کے ساتھ ٹیک لگائے پانی پی رہی تھی۔

''السلام علیکم اماں جان۔'' وہ سعدیہ بیگم سے ملا جنہوں نے بڑی بے تابی سے اپنے اکلوتے بیٹے کو گلے سے لگایا اور اس کی روشن اور کشادہ پیشانی پر بوسہ دیا۔

''جیتے رہو۔اللہ تمہیں یونہی مسکراتا رکھے۔آمین۔'' ان کی دعاؤں پر زرناب نے اسے دیکھا جس کی نگاہ بھی اس پر تھی۔

''کیسی ہو تم زری؟'' وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

''جی میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟'' وہ مسکرا کر بولتی اسے کافی حیران کر گئی کہ بچپن سے وہ اسے دیکھتا آ رہا تھا جو سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی اب مسکرا کر بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

''تمہارے سامنے ہوں۔دیکھ لو کیسا ہوں۔''

''وہ تو دکھ رہا ہے اپنی من پسند زندگی گزارنے کا غرور چھلک رہا ہے تمہارے چہرے پر۔مگر کب تک۔'' وہ دل ہی دل میں بولتی سعدیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی جو کہہ رہی تھیں۔

Scanned with CamScanner

''مجھے تمہارے بابا نے بتا دیا تھا کہ تم کھانا کھائے بغیر آ رہے ہو اس لیے میں نے سب تمہاری پسند کا بنایا ہے۔ تم کھانا کھاؤ تب تک میں چائے بنا لوں۔''

''تائی جان آپ رہنے دیں۔ میں چائے بنا دیتی ہوں۔'' اس سے پہلے کہ میر جواب دیتا زرناب بولتی دونوں کو حیران کر گئی کہ وہ جو میر اور آغا جان کے کسی کام کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات اس طرف دیکھتی بھی نہ تھی۔

''وہ میں اپنے لیے بھی بنانے لگی ہوں تو ان کے لئے بھی بنا دوں گی۔'' وہ ان کی حیران نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے بولی۔

''ٹھیک ہے۔ میں نماز پڑھ لوں۔'' سعدیہ بیگم کہتی ہوئی چلی گئیں تو خانساماں بھی ان کے پیچھے ہی چلا گیا تو میر یوشعوان کھانا کھاتے ہوئے پر سوچ نظروں سے زرناب کو دیکھنے لگا جو کہ چائے کا پانی رکھ رہی تھی۔

''باقی سب کدھر ہیں۔ چچی جان۔ اناب اور الینہ۔'' میر نے پوچھا۔

''اماں نماز پڑھ رہی ہیں اور اناب اور الینہ ٹی وی دیکھ رہی ہیں۔''

''مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہا۔ تم ٹھیک ہو ناں۔'' میر یوشعوان نے بالآخر اپنی حیرت کا اظہار کر ہی دیا تو زرناب نے پلٹ کر دیکھا جو پانی کا گلاس لبوں کے ساتھ لگائے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جو گڑبڑا گئی۔

''ہاں میں ٹھیک ہوں۔ کیوں؟''

''زرناب خان کا یہ روپ کچھ ہضم نہیں ہو رہا۔ اچانک اتنا بدلاؤ۔'' وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

''ہضم تو مجھے بھی نہیں ہو رہا تمہارے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھنا، پر کیا کروں مجبوری ہے۔'' وہ دل ہی میں بولی مگر اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی الٹا اس سے سوال کر گئی۔

''کیوں، آپ کو میرا یہ بدلاؤ اچھا نہیں لگا؟''

''برا تو مجھے تمہارا وہ رویہ بھی نہیں لگتا تھا۔''

میر یوشعوان اس کے قریب آ کر دلکشی سے مسکرایا تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی جو کچن میں آتی مہتاب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

Scanned with CamScanner

''کیسی ہو تم؟''

''میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں میر بھائی۔کب آئے آپ؟''

''بس ابھی کچھ دیر پہلے۔لگتا ہے تجھے بھی کچن میں زری کی چائے کی خوشبو لے آئی جو وہ میرے لئے بنا رہی ہے۔''اس نے میرے لئے پر زور دیتا مسکرا کر مہتاب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔

''زری، چائے اور آپ کے لئے۔''وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو چائے تین کپوں میں ڈال رہی تھی۔مہتاب کی بات پر تپ گئی۔

''تو اس میں کون سی قیامت آ گئی۔جو ہر کوئی آنکھیں پھاڑے میری طرف دیکھ رہا ہے جیسے پتہ نہیں کون سا دنیا سے نرالہ کام کر دیا میں نے۔اپنے لئے بنائی تھی تو میں نے ان کے لئے بھی بنا دی۔پر لگتا ہے غلط کر دیا۔''وہ پاوں پٹختی کچن سے واک آؤٹ کر گئی۔مہتاب نے میر کی طرف دیکھا جو کندھے اچکاتا چائے کی طرف متوجہ ہوا۔

''نائس۔میں تو سمجھتا تھا کہ تمہاری بہن صرف دل ہی اچھا جلاتی ہے پر وہ تو چائے بھی اچھی خاصی بنا لیتی ہے۔''میر یوشعوان مسکرا کر بولا اور کپ پکڑے کچن سے نکل گیا۔

✿......✿......✿

پھر اگلی صبح زرناب کالج جانے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔مہتاب اور ممتاز بیگم کے لاکھ ترلے منتوں کو نظر انداز کرتی وہ سیڑھیاں اترتی ہال میں آئی جہاں میر وجاہت خان اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور الینہ اور اناب سکول جانے کے لئے تیار ڈرائیور کے گاڑی نکالنے کا انتظار کر رہی تھیں۔زرناب نیچے آئی تو میر وجاہت خان نے ایک اچٹتی نظر ڈالی جو ہینڈ بیگ کاندھے پر لٹکائے کتابیں ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔

''سعدیہ بہو!لگتا ہے آپ نے کسی کو بتایا نہیں کہ سکول صرف اناب اور الینہ ہی جایا کریں گی۔''

وہ اپنے آگے ٹیبل پر چائے رکھتیں سعدیہ بیگم سے بولے مگر سنایا زرناب کو جو بمشکل خود کو کچھ کہنے سے باز رکھ پائی تھی۔سعدیہ بیگم نے ممتاز بیگم کو دیکھا جو کہ بے بسی سے ان کو ہی دیکھ رہی تھیں۔

''وہ آغا جان، زری کا ضروری ٹیسٹ تھا تو......''

Scanned with CamScanner

''جب پڑھائی جاری ہی نہیں رکھنی تو ضروری ٹیسٹ کی کیا اہمیت۔'' انہوں نے اخبار تہہ کر کے میز پر رکھی۔

''آپ کو کس نے کہا کہ میں نے پڑھائی جاری نہیں رکھنی۔'' زرناب زیادہ دیر خود پر قابو نہ پا سکی اور ڈائریکٹ میر وجاہت خان سے مخاطب ہوئی۔

''یہ میرا فیصلہ ہے لڑکی۔ جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا۔ پہلے ہی اس پڑھائی نے تمہارا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا دیا ہے۔اور پڑھ کر ہمارے سروں پر خاک ڈالنا چاہتی ہو تم۔'' وہ غصے میں آئے تو زرناب ممتاز بیگم کی ہزار گھوریوں کو نظر انداز کرتی بول اٹھی۔

''کیا خاک ڈالی ہے میں نے آپ کے سروں پر۔ مطلب کیا ہے آپ کا اس بات سے۔ ضروری نہیں جیسی آپ نے اپنے بیٹے میر عظام کی تربیت کی ہو ویسی ہی میری ماں نے میری کی ہو۔'' وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی ان کے غضب کو آواز دے گئی۔

''خاموش بے ادب لڑکی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی۔'' وہ جلال میں آ گئے تو مہتاب نے اس کو بازو سے پکڑ کر اندر لے جانا چاہا مگر وہ اپنا بازو چھڑوا گئی تو سعدیہ بیگم کے اشارے پر مہتاب میر یوشعوان کو بلانے اس کے کمرے کی طرف دوڑی جو سو رہا تھا۔

''اس سے پہلے کہ ہمارا ہاتھ اٹھ جائے تم پر۔ دفعہ ہو جاؤ ہماری نظروں سے۔ ہم بغاوت دیکھ چکے ہیں تمہاری آنکھوں میں۔ اب تم اسی حویلی میں رہو گی۔ جتنا خرچہ کرنا تھا کر لیا۔''

''کون سا خرچہ کیا ہے آپ نے ہم پر؟ اور ویسے بھی اگر کیا بھی ہے تو اس جائیداد پر ہمارا بھی اتنا حق ہے جتنا اور لوگوں کا۔''

''زری! جاؤ یہاں سے۔'' سعدیہ بیگم نے میر وجاہت کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا مگر وہ ان سنی کر گئی۔

''کون سا حق لڑکی۔ ساری جائیداد میرے نام ہے دل کرے تو کسی کو پھوٹی کوڑی بھی نہ دوں۔ کون ہے مجھ سے سوال جواب کرنے والا۔ دفعہ ہو جاؤ ہماری نظروں سے۔ ہم تم جیسی بے ادب لڑکی کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔ یہ تربیت کی ہے تم نے اس کی کہ اسے ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔ اتنی ہمت اس کی کہ ہمیں آنکھیں

دکھارہی ہے۔" اب کہ وہ ممتاز بیگم پر بھڑکے جو بے بسی سے سر جھکا گئیں۔

"ان سے کیا کہتے ہیں مجھ سے کہیں جو کہنا......"

"بکواس بند کرو لڑکی۔" اس سے پہلے کے ان کا ہاتھ اٹھتا اور اس کے گال سرخ کرتا میر یوشعوان جلدی سے دونوں کے بیچ میں آئے تھے۔

"آغا جان پلیز۔تم کمرے میں جاؤ۔" وہ سپاٹ انداز میں زرناب سے بولا تو وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی جو کہ وائٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں بنا بال سلجھائے کچی نیند سے جاگا لگ رہا تھا۔

"میں کیوں......"

"زرناب! میں نے بولا ناں کہ اپنے کمرے میں جاؤ۔" اب کہ وہ سختی سے بولا تو وہ بیگ اور کتابیں وہیں پھینکتی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔مہتاب بھی اس کے پیچھے گئی۔

"دیکھا تم نے اس بے ادب لڑکی کو۔میں اسی دن سے ڈرتا تھا۔میں نے کہا تھا تجھے کہ مجھے اس لڑکی میں بغاوت کی بو آرہی ہے پر تم نے میری بات نہیں مانی۔دیکھو میر وجاہت خان کے آگے کھڑی ہوگئی۔میرے بیٹوں کی ہمت نہیں مجھ سے آنکھ ملا کر بات کرے اور یہ لڑکی۔"

"آغا جان پلیز ریلیکس۔اماں جان آپ پانی لائیں آغا جان کے لئے۔اناب اور الینہ بیٹا آپ جاؤ سکول۔دیر ہورہی ہے۔" وہ پہلے سعدیہ بیگم سے پھر گم صم کھڑی ان دونوں سے مخاطب ہوا تو دونوں باہر کی جانب چل دیں۔میر نے ممتاز بیگم کو دیکھا جو کہ آنسو صاف کرتیں شرمندگی سے سر نہ اٹھا پارہی تھیں۔

"قصور تو سارا میر عظام خان کا تھا جس نے ایک بے ذات عورت کو لا کر ہمارے سروں پر بٹھا دیا تھا تو اولاد بھی تو ویسی نکلے گی ناں۔بس اب اس لڑکی کا کالج جانا بھی بند اور یہ اس حویلی سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے گی۔مہتاب کے ساتھ اسے بھی رخصت کرنے کی تیاریاں کرو۔"

میران کی بات پر چونکا تھا پھر لب بھینچ کر ممتاز بیگم کی طرف دیکھا جو کہ سر تھام کے بیٹھ گئی تھیں تو میر کی نگاہیں زرناب کی کتابوں پر ٹک گئیں۔

Scanned with CamScanner

''دیکھ لیا تم نے اپنی بدتمیزی کا انجام۔ کیا ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے۔ تم ہماری زندگیوں کو آسان نہیں بلکہ مشکلوں میں ڈال رہی ہو۔''

ممتاز بیگم روتے ہوئے بولتیں اسے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گئیں۔

''اماں! کیا ہو گیا ہے آپ کو۔ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے۔'' وہ ان کے رونے سے اکتا کر بولتی ممتاز بیگم کو غصہ دلا گئی۔

''دیکھو ذرا اس کو۔ اتنا کچھ کر کے بھی مجھ سے پوچھ رہی ہے کہ اس نے کیا کیا ہے۔ اتنی بدتمیزی اگر تو اپنے باپ کی بھی کرتی ناں تو انہوں نے بھی تجھے گھر سے باہر نکالنے میں ایک لمحہ نہیں لگانا تھا۔ پھر بھی شکر کرو کہ انہوں نے ہمیں دھکے دے کر اس گھر سے نکالا نہیں ورنہ تم لوگوں کو لے کر مجھے اسی جوئے کے اڈے پر جانا پڑتا جہاں سے تمہارا باپ مجھے خرید کر لایا تھا میرے نام نہاد باپ سے۔ شکر کرنا چاہیے ہمیں کہ آغا جان نے ہمیں اس گھر میں پناہ دی ہوئی ہے۔ اور کون سی جائیداد کی بات کی تم نے۔ شرم آنی چاہیے زرناب۔ میں نے ایسی تربیت تو نہیں کی تم لوگوں کی۔ سعدیہ بھابھی کے بچوں کی ایسے تو تعریف نہیں ہوتی پورے خاندان میں۔ میر کو دیکھا ہے لڑکا ہو کر بھی اس کا سر نہیں اٹھتا ان کے سامنے۔'' انہوں نے شرم دلانی چاہی مگر زرناب تو جو پہلے ہی غصے میں تھی میر کی مثال سن کر بھڑک اٹھی۔

''آخر اس کو سر اٹھانے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ سب بنا مانگے مل جاتا ہے۔ اپنی من پسند زندگی گزار رہا ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ اکلوتا چشم و چراغ ہے اس حویلی کا۔ سر اٹھانے کی ضرورت تو ہم جیسوں کو ہوتی ہے۔ اماں جن کے ساتھ شروع دن سے ہی بے انصافی ہو رہی ہو......''

''مہتاب۔ اسے بولو دفعہ ہو جائے یہاں سے۔ کیوں نہیں سمجھتی یہ۔ اس کا جو من اسے بغاوت پر اکسا رہا نہ تو پلے کچھ نہیں رہنا اس کے۔ آغا جان نے کہہ دیا ہے کہ مہتاب کے ساتھ زرناب کی بھی رخصتی ہو گی۔''

ممتاز بیگم کی بات پر مہتاب نے ٹھٹک کر زرناب کو دیکھا جو تلخی سے مسکرائی۔

''اس کے علاوہ وہ اور کر کیا سکتے ہیں۔ پر ان کو نہیں پتہ کہ اس بار ان کے آگے ممتاز بیگم یا مہتاب خان نہیں، زرناب خان ہے۔'' وہ سپاٹ لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی۔ ممتاز بیگم نے سر تھام لیا ان کو اندازہ ہو رہا

Scanned with CamScanner

تھا کہ وہ باغی ہوگئی تھی۔

وہ چائے پینے کے خیال سے کچن کی طرف جا رہی تھی کہ اسے راستے میں ہی رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ میر یوشعوان تھا جو کہ اسے گھور رہا تھا۔

''مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ باہر لان میں ویٹ کر رہا ہوں۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بولتا چلا گیا۔ زرناب نے کچھ پل لب بھینچ کر کچھ سوچا پھر چائے کا ارادہ کینسل کرتی باہر لان میں آئی جہاں وہ ٹہلتا ہوا اس کے انتظار میں تھا۔

''کیوں بلایا مجھے؟'' وہ اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔

''خراج تحسین پیش کرنے کے لئے۔ کیا آپ میرے ہاتھوں سے قبول کریں گی۔'' وہ طنزاً چبا چبا کر بولا تو زرناب نے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

''آئی کانٹ بلیو دس کہ تم آغا جان سے اتنی بدتمیزی سے بات کر سکتی ہو۔''

''میں نے ان سے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔ جو سچ تھا وہ بیان کیا۔ اگر ان کو یہ بدتمیزی لگی ہو تو میرا کیا قصور۔'' وہ سکون سے بولتی اسے حیران کر گئی۔

''اپنی سے تین گنا عمر کے انسان سے جو رشتے میں دادا لگتے ہیں ان کے سامنے کھڑے ہو کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اونچی آواز میں بات کرنا کون سی ادبی کے زمرے میں آتا ہے مس زرناب خان، بتایئے گا مجھے ذرا۔''

''انہوں نے کتنا غلط کیا اور ان کا رویہ......''

''بات غلط یا صحیح کی نہیں کر رہا میں۔ بات تمیز اور ادب کی کر رہا ہوں کہ ہمارے بڑے چاہے غلط بھی ہوں پر ہمیں ان کا لحاظ ہر صورت کرنا چاہیے۔ کیا ہمیں زیب دیتا ہے یوں ان کے آگے کھڑے ہونا۔ میں جانتا ہوں آغا جان کا رویہ شروع سے ہی اچھا نہیں رہا تم سب کے ساتھ کیونکہ وہ ابھی تک چچا عظام کے غیر خاندان میں شادی کرنے کے فعل کو قبول نہیں کر پائے۔ مگر تمہارا رویہ ان کو اور بدظن کر رہا ہے۔ چچی جان کو دیکھا ہے کبھی ان کے

Scanned with CamScanner

آگے سر نہیں اٹھایا۔"

"آپ کی اس چچی جان کا ہی بھگتان بھگت رہی ہوں میں۔اگر پہلے دن انہوں نے اپنے اور ہمارے حق میں سر اٹھایا ہوتا تو آج مجھے یہ سب نہ کرنا پڑتا۔" وہ تیز لہجے میں بولی تو میر یوشعوان سر نفی میں ہلانے لگا کہ مرغے کی وہی ایک ٹانگ۔

"تم میں عقل نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔مہتاب بھی تو ہے اس نے کبھی نہیں ایسا کیا۔"

"وہ بھی اماں کی طرح بزدل ہے اور زرناب بزدل نہیں۔اپنا حق لینا جانتی ہوں میں۔"

"اوہ مائے گاڈ۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا ورنہ تو دل کر رہا تھا اس بیوقوف لڑکی کو دو لگائے تا کہ اس کا دماغ ٹھکانے لگے۔

"اچھا تو پانچ سالوں سے لڑ رہی ہو ناں تم اپنے حق کے لئے اس زبان کا استعمال کر کے۔کتنا حاصل کر لیا تم نے اپنا حق۔ذرا بتانا۔" اس کی بات پر وہ غصے سے سرخ ہوتی چہرے کا رخ بدل گئی۔

"میں بتاتا ہوں تمہاری اس زبان نے تمہیں اور کوئی حق دیا ہو یا نہ پر اس گھر سے رخصت ہونے کا حق ضرور دے دیا ہے۔آغا جان نے کہہ دیا ہے کہ تمہیں اس گھر سے بہت جلد رخصت کر دیا جائے۔اب تو خوش ہو گئی ہو گی تم یہ سب سن کر اب لڑنا اپنے حقوق کے لئے اگلے گھر جا کر۔" میر یوشعوان طنزاً بولتا اسے تپا گیا۔

"اور میں جیسے یہ سب مان لوں گی۔وہ کون ہوتے ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔میں اس حویلی سے کہیں نہیں جاؤں گی۔یاد رکھیے گا آپ۔" وہ اٹل لہجے میں بولتی اتنی سنجیدہ سچویشن میں بھی اس کے چہرے پر محفوظ مسکراہٹ لانے کا باعث بن گئی۔زرناب نے کچھ حیرانگی سے اس کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا۔

"میں بھی تو تب سے اس لئے یہ ساری سر کھپائی کر رہا ہوں کہ تمہیں ساری عمر اس حویلی میں ہی رہنا ہے اور اس لئے تمہیں آغا جان سے بنا کر رکھنی پڑے گی کیونکہ میرے لئے تم دونوں کا ایک ساتھ رہنا بہت ضروری ہے۔"

"کیوں۔آپ کے لئے کیوں ضروری ہے؟"

اس کے سوال پر میر نے ایک نظر اس کی چہرے پر ڈالی پھر گہرا سانس بھر کر بولا۔

''وہ اس لئے کہ زرناب عظام خان! میری آنکھوں کا وہ خواب ہے جو میں کئی سالوں سے دیکھتا آ رہا ہوں اور اس خواب کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے مجھے تمہاری اور آغا جان دونوں کی رضامندی چاہئے۔ میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں اور آغا جان کی رضا کے بغیر میں تمہیں پا کر سکون سے نہیں رہ سکوں گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کے تعلقات اب ٹھیک ہو جائیں۔''

میر کی بات پر وہ کچھ پل تو ششدر رہ گئی تھی مگر جب آہستہ آہستہ اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے اپنے لئے بنا کوشش کئے ہی ایک راستہ مل گیا تھا جو اسے اپنے مقصد میں کامیاب کر سکتا تھا بلکہ کچھ لوگوں سے بدلہ بھی جن کی وجہ سے اس نے اپنی ماں کی ناراضگی اور لعن طعن بھی برداشت کی۔

''کیا ہوا، تمہیں اچھا نہیں لگا؟'' میر یوشعوان جو اس کے چہرے کے تاثرات سے کچھ اخذ نہیں کر پایا تھا پوچھ بیٹھا۔

''نہیں تو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔'' زرناب جلدی سے سر نفی میں ہلا گئی ورنہ تو اس کا دل قہقہے لگانے کو چاہ رہا تھا جو وہ اتنے دنوں سے سوچ رہی تھی اور کرنے کی ہمت نہ پا رہی تھی وہ اتنی آسانی سے ہو گیا۔

''آئی نو، یہ موقع نہیں تھا یہ سب کہنے کا، میں کسی اچھے موقعے کی تلاش میں چپ تھا اور اپنے دل کی سب سے خاص بات اور سب سے خوبصورت احساس جو صرف تمہارے لئے محسوس کرتا ہوں یہ سب میں اس طرح نہیں بتانا چاہتا تھا مگر حالات ایسے دکھائی دے رہے کہ تمہیں یہ سب بتانا ناگریز ہو گیا تھا۔ میں تمہیں کھونے کا رسک کسی صورت نہیں لے سکتا اس کے لئے مجھے تمہاری مدد چاہیے۔ میں جانتا ہوں وہ کچھ زیادتی کر جاتے ہیں مگر تم ان کے رویے کو سمجھ نہیں سکی۔ وہ اپنی روایات اور اصولوں کی وجہ سے سختی کر جاتے ورنہ وہ اتنے سخت نہیں......''

میر نے دیکھا وہ کچھ ناگواری سے رخ موڑ گئی تو میر نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

''اوکے۔ تم ان کی طرف سے اپنا دل صاف مت کرو پر اتنا احسان کر دو کہ اب تم چپ رہو گی۔ تمہارا جو بھی کام ہو گا وہ میں کروں گا۔ تم جانتی ہو پہلے بھی میں تمہاری ہر معاملے میں سپورٹ کرتا آیا ہوں چاہے وہ تمہارا میڈیکل کالج میں داخلہ ہو یا کچھ اور۔ اب بھی میں کسی صورت تمہاری ڈاکٹر بننے کی خواہش کی راہ میں کوئی

Scanned with CamScanner

رکاوٹ نہیں آنے دوں گا پر اس کے لئے تھوڑا ٹائم اور تمہیں صبر کرنا پڑے گا کیونکہ تم جانتی ہو وہ چاہے مجھ سے جتنا بھی پیار کرتے ہوں پر ان کے مزاج کے خلاف بات کرنے پر وہ میری بات کیا مجھے بھی نظر انداز کر جاتے ہیں۔"

"وہ تو سب ٹھیک ہے میں ایسا کروں گی پر میری بھی ایک شرط ہے۔"

"شرط۔" وہ کچھ حیران ہوا۔

"ہاں۔ میں ان کی ہر کڑوی کسیلی بات برداشت کروں گی، ان کے ہر ناجائز فیصلے پر بھی آواز نہیں اٹھاؤں گی پر مجھے پروٹیکشن چاہیے تاکہ میں سکون سے رہ سکوں اور مجھے کسی چیز کا خوف نہ رہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔ کیسا پروٹیکشن چاہتی ہو؟"

"نکاح کرنا پڑے گا آپ کو مجھ سے۔"

زرناب جتنے سکون سے بولی تھی میر یوشعوان کو اتنے زور کا ہی جھٹکا لگا تھا اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا جو کہہ رہی تھی۔

"یہی ہے ایک طریقہ مجھے پروٹیکشن دینے کا کیونکہ میں آپ کے بھروسے پر چپ کر کے بیٹھی رہوں اور بعد میں کچھ بھی میرے ہاتھ نہ آئے تو میں کدھر جاؤں گی۔ یہی سمجھ لیں میں ایسا سکیورٹی کے لئے کہہ رہی ہوں مگر یہ بات صرف آپ میں اور مجھ میں رہے گی باقی آپ حالات ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے رہیے گا جب مناسب ٹائم آئے گا سب کو بتا دیں گے۔ سوچ لیجئے کیونکہ اس ٹائم مجھے اس کے سوا آپ پر یقین کرنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔"

وہ اسے کچھ باور کرواتی اندر کی جانب بڑھ گئی تو میر نے کب کا رکا سانس ہوا کے سپرد کیا اور مسکرا دیا۔

"اپنے نام کی ہتھکڑی ہی پہنانی ہے نہ تو پہنا دیں گے کیونکہ تمہارا اس حویلی سے رخصت ہونا مجھے بہت مہنگا پڑے گا ہونے والی مسز۔" میر بڑبڑایا اور ہنس دیا جبکہ ونڈو کے پاس کھڑی زرناب کے لبوں کو تلخ مسکراہٹ چھو گئی۔

"تم نہیں جانتے میر تم نے خود اپنے لئے اپنی بربادی کا راستہ منتخب کیا ہے جو تمہارے لئے صرف ذلت اور رسوائی کا باعث بنے گا۔"

پھر اگلی صبح کا سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی حیثیت اس کا مرتبہ بدل کر اسے مسز یوشعوان حیدر خان کے عہدے پر فائز کر گیا تھا۔ وہ جب صبح سو کر اٹھی تو مہتاب نے اسے تیار ہونے کا اور کہیں جانے کا بولا اور خود چلی گئی وہ حیران ہوتی تیار ہو کر جب نیچے آئی تو ان تینوں کو تیار دیکھ کر سوالیہ نظروں سے مہتاب کی طرف دیکھنے لگی جو اس کی آنکھوں میں الجھن دیکھ کر بولی۔

''تمہیں تو پتہ ہے سردیاں شروع ہونے والی ہیں اس لئے میر بھائی نے بولا ہے کہ وہ ہم چاروں کو آج شاپنگ پر لے کر جائیں گے۔ چلو اب وہ کب سے گاڑی نکالے ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔''

وہ چاروں باہر نکلیں جہاں میر یوشعوان بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گلاسز اور موبائل کان سے لگائے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

''او کے سعد، پھر ملتے ہیں دو گھنٹے بعد۔ میرا نہیں خیال اب مجھے دوبارہ کہنے کی ضرورت پڑے گی۔ او کے بائے۔''

وہ اشارے سے ان کو بیٹھنے کا کہتا وہ خود بھی موبائل آف کر کے آ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ البنہ اس کے برابر بیٹھ گئی اور پھر پورا راستہ وہ ان تینوں سے تو کوئی نہ کوئی بات تو کرتا آیا تھا مگر زرناب سے نہ تو مخاطب ہوا اور نہ اس کی طرف دیکھا تھا۔ زرناب اس کے رویے پر کشمکش و پیچ میں پڑی۔ اس کے انداز کو سوچتے ہوئے گہری سوچوں میں اتنا ڈوبی کہ سب کو فراموش کر گئی اور چونکی تب جب گاڑی ایک بڑے سے شاپنگ مال کے سامنے آ رکی اور میر ان سے مخاطب ہوا۔

''تم تینوں اندر جاؤ۔ جو لینا ہے لو اور جو کھانا ہوگا وہ بھی کھا لینا یہ کچھ پیسے اور ایم ٹی کارڈ۔ میں اور زرناب کچھ دیر بعد تم لوگوں کو جوائن کریں گے، مجھے اپنے ایک دوست سے ملنا اور زرناب کو اس کی وائف سے ملوانا ہے۔ آئی تھنک تم لوگوں کو پریشانی نہیں ہوگی کیونکہ تم لوگ پہلے بھی یہاں آ چکے ہو۔''

''جی بھائی۔'' تینوں نے سر اثبات میں ہلایا اور گاڑی سے اتر گئیں۔ میر یوشعوان نے زرناب کی طرف دیکھا جو کچھ حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

''تم اب آگے آ سکتی ہو۔ اور ذرا جلدی۔ وہ سب ہمارا ویٹ کر رہے ہیں۔''

Scanned with CamScanner

میر کی بات پر وہ چونکی پھر گہرا سانس بھرتی آگے بیٹھ گئی اور اگلے بیس منٹ میں وہ لوگ میر کے دوست سعد کے گھر تھے جہاں سعد کی بیوی سمیت اس کے اور دوست اور نکاح خواں بھی موجود تھا۔زرناب یہ سب دیکھ کر دو پل کے لئے سن ہو گئی تھی کہ جو فیصلہ اس نے صرف میر وجاہت خان کو نیچا دکھانے کے لئے لیا تھا اب اس کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے کافی ہمت چاہیے تھی اور اپنی پوری ہستی داؤ پر لگائی تھی کہ ایک ایسے انسان کو اپنا آپ سونپنا جس کے ساتھ آپ بائیس سالوں سے نفرت کا رشتہ نبھا رہے ہوں۔اس کے قدم لڑکھڑائے تھے مگر میر یوشعوان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دیا اور نرمی سے بولا۔

''میری طرح تمہیں بھی گھر والوں کے بغیر یہ قدم اٹھانا مشکل لگ رہا ہے پر جب فیصلہ کر لیا ہے تو اب اسے پورا بھی تو کرنا ہے تاکہ نہ تمہیں کوئی خوف رہے اور نہ مجھے تمہارے بچھڑنے کا ڈر۔اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تم پر کوئی الزام نہیں آنے دوں گا سب کچھ اپنے سر لوں گا۔''اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ مضبوط لہجے میں بولتا اسے نگاہیں چرانے پر مجبور کر گیا۔

''یہی تو میں چاہتی ہوں میر کہ تمام الزام تم اپنے سر لو۔''وہ دل ہی دل میں بولتی اس کے ساتھ قدم بڑھا گئی۔

✿......✿......✿

''کیا بات ہے زرناب!میں دیکھ رہی پچھلے دو دنوں سے تم بڑی گم صم ہو۔''

زرناب سوچوں کے تانوں بانوں میں الجھی تھی کہ مہتاب کی بات پر گڑبڑا گئی۔

''نہیں تو، تمہیں ایسے لگا بس ذرا سستی سی چھائی ہوئی ہے۔تم بولو۔''اپنی طرف سے اس کا دھیان ہٹانے کو وہ بولی۔

''زری!کل وہ لوگ مجھے دیکھنے آرہے ہیں اور مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔اوپر سے احمد بار بار مجھ سے یونی نہ آنے کی وجہ پوچھ رہے ہیں اور یہ بھی کہ وہ کب اپنے گھر والوں کو حویلی لائیں رشتے کے لئے۔''

''آپ گھبراؤ مت اور کل ایک عام روٹین کی طرح ان لوگوں سے ملیں اور پرسوں سے یونی جانے کی تیاری رکھیں۔''

Scanned with CamScanner

"پرسوں سے یونی پر کیسے؟ آغا جان نے اس دن کیا کہا تھا کہ اب ہم......"

"کوئی سوال جواب نہیں بس آپ یونی جانے کی تیاری رکھیں اور میں ابھی آئی۔"

وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھی جہاں سوئی آٹھ اور نو کے ہندسوں کے درمیان تھی۔ اب اس کا مقصد میر یوشعوان سے مل کر اسے آغا جان کے سامنے کھڑا کرنا تھا اور اسے خود پہ پورا یقین تھا کہ وہ ایسا کر سکتی ہے۔ ان ہی سوچوں میں ابھی وہ آگے سے آتے میر سے بری طرح ٹکرائی تھی کہ اگر وہ اسے تھام نہ لیتا تو اس نے زمین بوس ہو جانا تھا۔

"اوہ سوری، میں دیکھ نہیں پائی۔" وہ اس کی گرفت سے نکلی۔

"اٹس او کے۔ تم دو دنوں سے کہاں چھپی ہوئی تھی؟ نظر ہی نہیں آئی۔"

"یہاں ہی تھی۔" وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"کیا بات ہے تم کچھ اپ سیٹ لگ رہی ہو۔"

"میں دو دنوں سے سوچ سوچ کے پاگل ہو گئی ہوں کہ جو میں نے کیا۔ کیا وہ صحیح فیصلہ تھا اور جب سب کو پتہ لگے گا خاص طور پر آغا جان کو وہ کبھی معاف نہیں کریں گے اور ہو سکتا ہے آپ کو ان کی سختی اور اس حویلی سے دوری برداشت کرنی پڑے۔ میں نے آپ کے لئے مشکلیں کھڑی کر دی ہیں اور یہ بات مجھے شرمندہ......" اتنی شاندار ایکٹنگ پر اس نے خود کو سراہا۔

"تم پاگل ہو، ایسا سوچا بھی کیسے کہ مجھے تمہاری وجہ سے کوئی شکل آ سکتی ہے، دیکھو میں نہیں جانتا کہ بعد میں اس فیصلے کے اثرات کیا ہوں گے اور مجھے کیا کچھ برداشت کرنا پڑے گا پر میں اتنا جانتا ہوں کہ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا یہ فیصلہ بالکل درست تھا کیونکہ دو دنوں سے میں بہت پرسکون نیند لے رہا ہوں ورنہ تو مجھے دھڑکا ہی لگا رہتا تھا کہ آغا جان کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دیں جو تمہیں مجھ سے دور لے جائے پر اب ایسا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے۔"

"میر یوشعوان! یہ تو تجھے آنے والا وقت بتائے گا کہ یہ فیصلہ کیسے تمہاری نیندیں حرام کرتا ہے۔" وہ دل ہی دل میں سوچتی بظاہر مسکرا دی۔

"ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ تم نے خود مجھے نکاح کا بولا۔ کیونکہ اگر پچھلے کچھ سالوں سے دیکھا جائے تو تمہارا رویہ کچھ اچھا نہیں رہا میرے ساتھ۔"

میر کی بات پر وہ تھوڑا سا گھبرائی تھی مگر میر جو مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا اس کی گھبراہٹ کو شرم و حیا سمجھا تھا۔

"نہیں، بس وہ میں آغا جان کا غصہ آپ پر نکالتی تھی ورنہ تو میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں۔"

"اب تو تمہیں عزت کے ساتھ محبت بھی کرنی چاہئے۔" میر کے مسکراتے لہجے پر وہ جلدی سے بات بدل گئی۔

"وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔"

"ہاں کرو۔" وہ پوری طرح متوجہ ہوا۔

"آپ نے کہا تھا کہ میں آغا جان سے بحث نہیں کروں گی اور آپ خود ہی ان سے یونی جانے کی پرمیشن لے کر دیں گے۔"

اس کی بات پر میر دو پل کو پرسوچ انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگا جو امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"جب کزن تھی تب تمہیں پوری سپورٹ کی ہے اور اب تو بیوی ہو اور پہلی فرمائش کی ہے تو انکار کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہاری ہر بات سر آنکھوں پر۔ ایک دو دفعہ پہلے بات کی آغا جان سے پر وہ نظر انداز کر گئے۔ ابھی جا کر کرتا ہوں پھر اور تم صبح جانے کے لئے تیار رہنا۔" وہ پر یقین لہجے میں بولا تو وہ کھل کر مسکرا دی۔

"شکریہ۔"

"بس شکریہ سے کام نہیں چلے گا محترمہ۔ کچھ اور بھی دینا پڑے گا۔"

اس کے معنی خیز جملے پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی مگر جب اس کی شرارتی آنکھوں کے اشارے سمجھے تو وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی بھاگ گئی اور میر قہقہہ لگا گیا۔

"یاد رکھنا تم۔ سزا ملے گی اس دغا بازی کی۔" میر دھمکانے لگا تو وہ پلٹ کر اس کے منہ کے تاثرات دیکھ کر ہنس دی اور وہ مسکراتا آگے بڑھ گیا۔ اگر وہ پلٹ کر دیکھ لیتا تو چونک جاتا جو نفرت بھری نظروں سے اس کی پشت

Scanned with CamScanner

کو دیکھتے ہوئے آئندہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

یوشعوان نے آغا جان کو راضی کر لیا تھا۔ وہ بھی اس صورت رضا مند ہوئے تھے کہ صرف دو ماہ تک پھر شادی کے بعد اپنے اپنے سسرال جا کر باقی کی تعلیم پوری کرے گی۔ مہتاب کو دیکھنے والے اسے پسند کر گئے تھے اور پھر حویلی والے بھی جا کر لڑکا دیکھ آئے تھے اور آغا میر وجاہت خان ہاں بھی کر آئے تھے۔ دونوں طرف سے ہاں ہونے کے بعد منگنی اور شادی زرناب کا رشتہ ڈھونڈنے کے بعد کرنے کا طے پایا تھا تا کہ دونوں بہنوں کی ایک ساتھ شادی ہو سکے۔ مہتاب جوں جوں شادی کی تیاریوں اور زرناب کے رشتے کے لئے کارروائیاں دیکھ رہی تھی اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی مگر اس کے برعکس زرناب پرسکون تھی اور اس کی خاموشی یوشعوان کے علاوہ کسی کو ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ وہ تو چھوٹی سے چھوٹی بات پر میر وجاہت خان کے آگے کھڑی ہو جاتی تھی اور اپنی زندگی کے فیصلے پر چپ کیسے؟

میر جو دو دنوں سے شہر میں تھا آج وہ گاؤں جاتے ہوئے آئندہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ زرناب کے رشتے کی تلاش اس کے کانوں میں بھی پڑ چکی تھی اور وہ جلد ہی اس راز سے پردہ اٹھانا چاہتا تھا مگر زرناب ابھی ایسا نہیں چاہتی تھی اور کیوں نہیں چاہتی تھی یہ بھی اسے سمجھ نہیں لگ رہی تھی۔ میر نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں سوئی بارہ کے ہندسے کو کراس کر گئی تھی۔ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں شہر گیا تھا اور آج ڈنر کرتے ہی وہ گاؤں کے لئے نکل پڑا تھا حالانکہ حیدر خان نے اسے روکا بھی تھا مگر وہ نرمی سے ان کو ٹال کر آ گیا تھا اور آنے کی وجہ وہ دشمن جان تھی جسے دیکھنے کی خواہش میں بھاگا آیا تھا۔ میر اپنے دل کی اس بے قراری پر حیران ہوا تھا کہ دل پہلے تو اتنا ملنے کے لئے نہیں مچلتا تھا جتنا اب۔ شاید اب ملکیت کا احساس تھا جو اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا اور وہ دل کے ہاتھوں بہت مجبور ہو گیا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے جذبات یک طرفہ ہیں مگر اسے خود پر پورا یقین تھا کہ ایک دن وہ اسے بھی محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔

''اب تک تو وہ سو چکی ہوگی۔'' وہ بڑبڑایا اور کوٹ کو ایک بازو پر لٹکا کر وہ ٹائی کی ناٹ کھولتا ہوا اندر کی جانب بڑھا اور اسے اگلے قدم ہی ٹھٹک کر رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ زرناب خان نہیں بلکہ اس کا حلیہ تھا۔ وہ اس وقت پنک

Scanned with CamScanner

شارٹ نائٹی میں ملبوس تھی اس کی وائٹ نرم و نازک پنڈلیاں نظر آ رہی تھی اور نائٹی کے بازو سلیولیس ہونے کی وجہ سے اس کے گورے بازو بھی اور ایک چھوٹا سا سکارف گلے میں ڈالے وہ کچن سے نکل رہی تھی اور دوسری طرف آغا جان جو کہ میر یوشعوان کی گاڑی کا ہارن سن کر اس سے ملنے کے لئے نیچے آ رہے تھے وہ لاؤنج کی سیڑھیاں اتر رہے تھے میر جلدی سے دو جست میں ہی زرناب کے پاس پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن میں لے آیا۔ زرناب جو اس اچانک افتاد پر بھونچکی رہ گئی تھی ہوش میں آتے ہی چلانے لگی کہ میر نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔

''خاموش۔آواز مت نکالنا۔''

''کیوں۔کیا ہوا ہے اور خبردار آپ نے میرے ساتھ کچھ بھی برا کیا۔میں سیدھی آپ کی اماں کے پاس چلی جاؤں گی۔'' وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے تیز مگر آہستہ آواز میں بولی تو وہ گھور کر بولا۔

''تم اس وقت اور وہ بھی اس حلیے میں۔''

''آپ کو کیا۔آپ......''

''فضل دین۔میر آیا ہے ناں۔کہاں ہے وہ نظر نہیں آ رہا۔''

زرناب کی بولتی اس کے کانوں میں پڑنے والی میر وجاہت خان کی آواز نے بند کروادی تھی وہ دو پل کے لئے گم صم ہو گئی تھی کہ اسے بھی میر یوشعوان کی پھرتی کا سبب معلوم ہو گیا تھا۔

''جی بڑے خان! میر بابا آئے ہیں اپنے کمرے میں فریش ہونے گئے ہیں۔''

''اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔فریش ہو کر وہ ملنے آئے گا میں یہیں انتظار کر لیتا ہوں۔''

''اوہ شٹ۔'' آغا جان کی بات پر میر جھنجھلا کر رہ گیا اور خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا جو پتہ نہیں واقعی نادم تھی یا نادم ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔

''اگر آغا جان تمہیں اس حلیے میں دیکھ لیتے ناں تو تمہیں وہ بدتمیز ہونے کے ساتھ ساتھ بے شرم ہونے کا بھی سرٹیفکیٹ دے دیتے۔تم اتنا تو جانتی ہو کہ آغا جان تو اماں لوگوں کا سر پر ڈوپٹہ نہ ہو تو جلال میں آ جاتے ہیں تمہارے اس لباس کو دیکھ کر وہ آپے سے باہر نہ ہوتے۔ضرورت کیا تھی تمہیں اس حالت میں باہر نکلنے کی۔

Scanned with CamScanner

نوکر چاکر ساری رات جاگتے ہیں ان کا سوچ لیتی۔"

"سوری۔ مجھے خیال نہیں رہا دراصل مجھے بھوک لگ رہی تھی تو میں بنا سوچے ہی باہر نکل آئی کہ باہر اس وقت کوئی جاگ بھی سکتا ہے۔" وہ سر جھکائے شرمندگی سے بولتی اس کا غصہ ختم کر گئی تھی۔

"آئندہ احتیاط کرنا۔ ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ محترمہ شب خوابی کا اتنا شاہانہ لباس رکھتی ہیں۔" اب کہ وہ گہری نگاہوں سے دیکھتا اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا۔

"مانا کہ آپ کو میرے سامنے اس طرح رہنے کا حق ہے پر جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی پلیز احتیاط لازم ہے۔ بندہ آدم زاد ہے اس طرح کے حسین نظاروں سے اپنی نگاہ نہیں چرا سکتا پھر بہکنے کا الزام ہم پر نہ ڈالیے گا۔" میر کا گھمبیر لہجہ اسے خائف کر گیا۔ وہ پیچھے ہٹی اور دیوار کے ساتھ جا لگی میر پرشوق نگاہوں سے اس کے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھتا اس کے اور نزدیک آیا کہ زرناب کو اپنی جان مشکل میں لگی۔

"تم بہت خوبصورت ہو اور خوبصورتی کا ٹیکس تو بنتا ہے دوسرا اس دن تم کچھ دیئے بغیر ہی بھاگ گئی حالانکہ آغا جان کو منانا کوئی آسان کام تو نہیں تھا۔"

"میر آپ۔ میں تائی جان کو آواز دینے لگی ہوں۔"

اس کی دھمکی پر وہ محظوظ ہوتا مسکرا دیا۔

"ہاں ضرور آواز دو تا کہ اماں جان سے پہلے آغا جان کی انٹری ہو جائے۔"

اس کی بات وہ بے بسی سے مزاحمت کرنے لگی مگر اس چکر میں وہ اور اس کے قریب آ گئی تھی۔ میر نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے اتنے قریب کیا کہ وہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔ میر بہت نرمی سے اس کے روشن پیشانی پر اپنے پیار کا پہلا بوسہ دے گیا تو وہ اس لمس پر کھل سی گئی۔ اور چاہ کر بھی اس سے دور نہ ہو سکی جواب اس کی آنکھوں کو چوم رہا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اس سے بھی آگے بڑھتا، باہر سے آغا جان کی آواز آئی جو فضل دین کو اس کے روم میں بھیج رہے تھے۔

"میں آغا جان کو لے کر ان کے روم میں جاتا ہوں تم پھر کچن سے نکلنا۔ گڈ نائٹ۔"

وہ اس پیر ایک گہری نظر ڈالتا چلا گیا تو زرناب بھی اپنی نامعلوم سی کیفیت سے نکلی۔

Scanned with CamScanner

''کمینہ۔ ہمت کیسے ہوئی اس کی مجھے چھونے کی۔ غلطی ساری میری تھی جو اس کے آگے کمزور پڑ گئی۔ آئندہ سے تو اسے منہ بھی نہیں لگانا میں تو اسے معصوم سمجھتی تھی لفنگا نہ ہو تو......''

وہ اپنی اصل حالت میں واپس آ چکی تھی اور کچھ دیر پہلے کی اپنی کیفیت کو زائل کرنے کے لئے اسے دل ہی دل میں گالیوں اور کوسنوں سے نوازنے لگی۔

✿......✿......✿

''بھائی! پلیز مان جائیں ناں۔''

آج اتوار ہونے کی وجہ سے سب لیٹ اٹھے تھے اس لیے زرناب بھی دس بجے اٹھ کر ناشتہ کرنے کچن میں آئی جہاں میر وجاہت خان کے علاوہ سب ہی ناشتے میں مصروف تھے۔

''آ جاؤ زری، الینہ کو بلانے بھیجا تھا مگر تم سوئی ہوئی تھی۔''

وہ جو دروازے پر ہی رک کر الینہ کی دہائی سننے لگی تھی کہ ممتاز بیگم کی اس پر نظر پڑی تو بولیں۔ ان کے بولنے پر میر یوشعوان نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو کہ بلیو سوٹ میں بالوں کو جوڑے میں قید کیے سادگی میں بھی اس کے دل کے تار ہلا گئی تھی۔

''الینہ! میں تو ایک تیری اس عادت سے بہت تنگ ہوں ایک بات کے پیچھے پڑ نہ جاؤ تم۔''

سعدیہ بیگم کے لتاڑنے پر الینہ منہ بسورنے لگی اور اناب بھی منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔ میر یوشعوان کا دل پگھل گیا ان دونوں میں تو اس کی جان تھی۔

''اوکے، میں آغا جان سے بات کرلوں گا مگر اس سے پہلے میں تم لوگوں کے سکول کی سیکورٹی چیک کروں گا، ورنہ اسلام آباد کا ٹرپ بھول جانا ویسے میرے خیال میں ہمیں فیملی ٹور کے بارے سوچنا چاہیے۔ کافی سال ہو گئے کہیں گئے نہیں۔''

اس کی نظر زرناب پر ٹک گئی جو مکمل توجہ اپنے ناشتے کو دے رہی تھی۔

''پر فرینڈز کے ساتھ بھی تو اپنا مزہ نہ بھائی۔'' اناب نے منہ بسورا۔

''اوکے مائے لٹل پرنسز۔''

Scanned with CamScanner

میر کی بات پر دونوں خوش ہوتیں اس کے گلے میں بانہیں ڈالتی شکریہ ادا کرتی بھاگ گئیں۔ سعدیہ بیگم نے تاسف سے سر ہلایا۔

''دیکھو ناشتہ بھی چھوڑ گئیں دونوں۔ اب یقیناً اپنی دوستوں کو بتانے گئی ہیں۔ ویسے تمہارے بابا سے بات ہوئی وہ بھی ان کی ہی سائیڈ لے رہے تھے اتنا سر پہ چڑھالیا ان کو، حالات بھی اوپر سے اتنے خراب......''

''ڈونٹ وری اماں جان! مکمل سکیورٹی ہوگی۔'' میر نے ان کو ریلیکس کیا تو وہ سر ہلاتی مہتاب کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''ماہی! بیٹا ناشتہ کر لیا ہے تو اٹھو، ممتاز یہ چائے آغا جان کو دے کر ان کو اطلاع کر دیجئے گا کہ ہم شاپنگ کرنے ڈرائیور کے ساتھ شہر جا رہے ہیں۔''

''زری! تم بھی چلو۔'' مہتاب نے زرناب سے کہا تو میر جو اماں کی بات سن کر ریلیکس ہوا تھا مہتاب کی بات پر صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

''ہاں آ جاؤ زری۔'' سعدیہ بیگم نے بھی کہا مگر وہ سر نفی میں ہلا کر انکار کر گئی۔

''نہیں میرا موڈ نہیں جانے کا۔ آپ لوگ جاؤ میں لنچ بنا لوں گی۔''

زری کی بات پر میر کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی جسے چھپانے کو وہ کپ منہ سے لگا گیا۔

وہ تینوں کچن سے نکل گئیں تو میر نے بھرپور نظروں سے زرناب کا جائزہ لیا جو اس کے دیکھنے بلکہ مسلسل دیکھنے سے خائف ہو گئی۔

''کیا ہے؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔'' آخر کار وہ جھنجلا کر بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

''اگر تم مجھے اگنور کرو گی ایک نظر بھی نہیں ڈالو گی تو میں تو دیکھوں گا ناں۔''

''کب اگنور کیا میں آپ کو؟''

''کب نہیں کیا؟'' وہ اٹھ کر اس کے قریب والی چیئر پر بیٹھ گیا تو زرناب بے اختیار پیچھے کو ہوئی۔

''دس از ناٹ فیئر مسز۔'' اس کی آنکھوں سے یہ حرکت مخفی نہ رہی۔

''کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔'' نظریں چراتے ہوئے توجیہہ پیش کی گئی۔

Scanned with CamScanner

"دیکھنے والوں نے کیا کیا نہیں دیکھا ہوگا۔" وہ شرارت سے کہتا اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا گیا اور وہ حیرت کے شدید جھٹکے میں اسے دیکھنے لگی جو آنکھ دبا تا مسکرا کر بولا۔

"سنا ہے ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے تو میں سوچا کیوں نہ ٹرائی کیا جائے۔"

اس کی بات پر وہ دل ہی دل میں اس کی بے وقوفی پر ہنس دی۔

"محبت ہوگئی تو بڑھے گی نہ میر، ہاں نفرت ضرور بڑھتی رہے گی۔"

"کیا سوچنے لگی۔" وہ اس کی خاموشی پر بولا۔ اس سے پہلے کہ جواب دیتی صغراں آکر بولی۔

"چھوٹے میر! آپ کو بڑے میر بلا رہے ہیں ڈیرے پہ جانا ہے۔"

"او کے جاؤ تم، میں آتا ہوں۔" میر کے کہنے پر وہ سر ہلا کر چلی گئی تو میر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آج کا دن تمہارے ساتھ گزارنے کا ارادہ تھا پر ہائے ظالم سماج، پر میں پھر بھی آنے کی کوشش کروں گا آج لنچ میں میرا فیورٹ کچھ بنانا۔"

وہ اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کے رخسار چوم گیا اور وہ جو اس کی حرکت پر ساکت تھی جب اپنے ہوش میں آئی تب تک وہ کچن سے چلا گیا تھا۔

"لفنگا کہیں کا، اپنی اوقات دکھا گیا دل تو کرتا لنچ میں زہر پیش کروں اس کمینے کو۔" وہ حسب معمول لعن طعن میں مصروف ہو چکی تھی۔

✿......✿......✿

وہ لنچ کرنے کے بہانے آغا میر وجاہت سے اجازت لے کر وہ حویلی آیا تو سیدھا کچن میں گیا مگر وہاں صغراں کو مصروف دیکھ کر وہ زرناب کی تلاش میں اوپر آیا جہاں اسے لاؤنج میں ہی مل گئی۔ ان دونوں پر برتی جو منہ لٹکا کر کھڑی تھیں۔

"جب دیکھو ٹی وی اور گیمز ان کے علاوہ اور کوئی کام نہیں تم دونوں کو، اگر مجھے غصہ دلاؤ گی تو تم لوگوں کا ٹرپ کینسل کروا دوں گی۔"

"اب ہم نے کیا کر دیا؟ آپ تو ہماری دشمن بن گئی ہیں۔ ہمیں میر بھائی نے اجازت دی ہے ٹرپ پہ جانے

کی۔" اناب منمنائی۔

"اگر میں اجازت نہیں دوں گی تو تم لوگوں کا میر بھائی بھی بول نہیں سکے گا۔" زرناب کے لہجے میں غرور بول رہا تھا اور یہ کیسا غرور تھا میر سمجھ کر کھل کر مسکرا دیا۔

"اب بس بھی کرو۔ کیا جان لوگی بچیوں کی۔ جاؤ آپ اپنے روم میں جا کر سٹڈی کرو ایک ماہ بعد ایگزامز ہیں اور مجھے آپ دونوں کا شاندار رزلٹ چاہیے۔"

میر کی بات پر جہاں زرناب نے چونک کر دیکھا وہاں ان دونوں نے بھی تشکر کا سانس لیا کیونکہ شروع سے زرناب اپنا سارا غصہ ان دونوں پر نکالتی تھی اس لئے دونوں کی اس سے جان جاتی تھی اور دونوں کی فیورٹ آپی مہتاب تھی جو ہمیشہ ان کی سائیڈ لیتی تھی۔

"محترمہ مانا کہ آپ اب بہن کے ساتھ ساتھ بھرجائی بھی بن گئی ہیں اور اپنے شوہر کو اپنی ہر بات منوانے کے لئے مجبور کر سکتی ہیں مگر پلیز وہ دونوں میری جان ہیں۔ میں ان کے اداس چہرے نہیں دیکھ سکتا۔" میر اس کے قریب آ کر نرمی سے بولا۔

"اور میں کیا ہوں۔" وہ شاید نہیں یقیناً غصے میں غلط بول گئی تھی اور جب سمجھ میں اپنی بات آئی تو شرمندگی سے سر بھی نہ اٹھا سکی۔ میر اس کی بات پر محظوظ ہوتا دلکشی سے مسکرا دیا۔

"آپ تو میری زندگی، میرے جینے کی وجہ، میری جان میرا سب کچھ ہو۔"

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" نظریں چرائی گئیں۔

"جو بھی تھا مجھے تو اچھا لگا۔" میر نزدیک آیا تو وہ دور ہٹی۔

"لنچ بنانا ہے۔" وجہ بتائی گئی۔

"میرے لئے کیا بنایا۔"

"مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ کو کیا پسند ہے۔"

"کیا تمہیں نہیں پتہ؟ ساری حویلی جانتی ہے میری پسند، ویسے کیا بنا رہی ہو لنچ میں؟"

"بریانی اور کباب۔"

Scanned with CamScanner

میراس کی بات پر ہنس دیا۔

''ابھی تمہیں میری پسند کا پتہ نہیں اور یہ بتا دیا جب پتہ لگے گا تب کیا کرو گی مائے پریٹی مسز۔''

''مطلب!'' وہ اس کا پرجوش ہونا سمجھی نہ تو آنکھوں میں سوال لئے اس کی طرف دیکھا۔ میر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور بولا۔

''مجھے بھی یہی پسند ہے اگر تمہیں یاد ہو تو میں لنچ کباب کے بغیر تو کرتا نہیں۔''

اس کی بات پر اس کے دماغ میں بھی جھماکا ہوا کہ سعدیہ بیگم ہمیشہ کباب بنا کر فریج میں رکھتی تھیں اور سب کو پتہ تھا کہ میر کو کباب اور بریانی بہت پسند ہے اور وہ انجانے میں اس کی پسند کو ہی اہمیت دے چکی تھی۔

''صاف چھپتے بھی نہیں نظر آنا بھی نہیں چاہتے۔'' وہ محظوظ ہوا۔

''اف مجھے بھی یہی کچھ بنانا تھا لنچ میں اب نخرے کرے گا چلو کوئی نہیں جہاں اتنا کیا وہ اب یہ بھی سہی بے چارہ خوش ہو جائے۔'' وہ دل ہی دل میں خود کو مطمئن کرنے لگی۔

''یار! اس میں شرمانے والی کون سی بات ہے۔ میں تمہارا شوہر ہوں تم میرے لئے کچھ بھی کر سکتی ہو اور یقین مانو مجھے اچھا لگا اتنا کہ دل کر رہا ہے تجھے انعام دوں۔ آج پہلی دفعہ اپنے ہاتھوں سے میرے لئے لنچ بنایا۔ مانگو کیا مانگنا ہے میں اسی ٹائم دوں گا۔''

''نہیں، مجھے کچھ نہیں چاہئے۔''

''حق ہا بیوی، کاش تم رخصتی مانگ لیتی۔'' اس کی آنکھوں اور لہجے میں معنی خیز شرارت تھی۔ زرناب سرخ ہوتی آگے بڑھی مگر میر نے اس کو کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اس کے سینے سے آلگی۔

''شرم کریں۔'' وہ اس کی گرفت سے نکلتی اسے پرے دھکیلتی بھاگ گئی تو میر سر پر ہاتھ پھیر کر مسکرا دیا۔

✿......✿......✿

اور پھر زرناب کو موقع مل گیا تھا یوشعوان کو سب کی نظروں سے گرانے اور میر وجاہت سے بدلہ لینے کا۔ میر یوشعوان کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں پانچ دن کے لئے نیویارک چلا گیا تھا اور زرناب کسی موقع کی تلاش میں تھی جو بالآخر اسے مل گیا۔ سب ناشتہ کر رہے تھے کہ میر وجاہت بولے۔

Scanned with CamScanner

''احمد لغاری کا فون آیا تھا مجھے۔ وہ اپنے بیٹے کی شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں اس لئے میں نے اور حیدر نے مشورہ کیا کہ ان کو تاریخ دے دی جائے وہ جمعہ کو آئیں گے اس کے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں دوسری کا پھر سوچیں گے۔''

ان کی بات پر مہتاب دو پل کے لئے ساکت رہ گئی جبکہ باقیوں کے لئے بھی چونکا دینے والی خبر تھی خاص طور پر زرناب کے لئے۔

''جی آغا جان جیسے آپ چاہیں۔''

''کیوں جیسا آغا جان چاہیں ویسا ہی ہو ضروری تو نہیں یہ۔'' زرناب کو ماں کی بات سے اختلاف ہوا۔

''بکواس بند کرو۔ اٹھو یہاں سے۔'' میر وجاہت کے چہرے پر ناگواری دیکھ کر ممتاز بیگم نے ڈپٹ کر کہا مگر وہ اگنور کر کے میر وجاہت خان سے مخاطب ہوئی۔

''مجھے آپ کا یہ فیصلہ منظور نہیں ہے کیونکہ مہتاب وہاں خوش نہیں رہے گی۔ وہ کسی اور کو چاہتی ہے اور......''

''خاموش بے ادب لڑکی۔ سعدیہ اسے کہو میری نظروں سے دور ہو جائے ورنہ ہم اس کی اس بدتمیزی کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔''

بلاشبہ اس نے ان کے جلال کو آواز دے دی تھی۔ بات اتنی آسان نہ تھی جتنی آسانی سے وہ کر گئی تھی بلا کسی خوف و خطر کے۔

''زری! جاؤ اپنے کمرے میں۔'' سعدیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے اسے گھورا تھا اور ساتھ مہتاب کو اسے کمرے میں لے کر جانے کا اشارہ کیا مگر وہ مہتاب کا ہاتھ بری طرح جھٹک کر میر وجاہت کے غصے بھرے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔

''آپ کب تک ہم سب کی زندگیوں کے فیصلے کرتے رہے گے۔ مہتاب کو وہاں شادی نہیں کرنی تو بس نہیں کرنی۔''

''چٹاخ......'' ممتاز بیگم کے زوردار تھپڑ نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔ وہ بے یقینی سے ماں کی طرف دیکھنے لگی جنہوں نے پہلی دفعہ اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ اگر سعدیہ بیگم ان کو بروقت روک نہ لیتیں تو ایک اور تھپڑ پڑ سکتا تھا۔

''کاش یہ تھپڑ میں نے تجھے تب مارا ہوتا جب تم نے پہلی دفعہ بغاوت کی تھی ان کے فیصلوں پر۔ معاف کر دیں آغا جان میں ایک کمتر عورت آپ کے اعلیٰ خاندان کے مطابق ان کی پرورش نہیں کر سکی۔'' وہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گئیں زرناب کو تو گویا آگ لگ گئی۔

''اپنی مرضی کی زندگی جینا اگر بغاوت ہے تو پھر میں باغی ہوں۔''

''اور تمہاری بغاوت کا علاج ہے میرے پاس۔ میں کسی صورت اپنے خاندان کی عزت پر داغ نہیں لگنے دوں گا۔ تمہارا باغی من اس سے پہلے کے ہمارے لئے شرمندگی کا باعث بنے ہمیں تمہیں لگام ڈالنی ہوگی۔ فضل دین۔''

میر وجاہت نے اپنی کرسی سے اٹھتے ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی۔ فضل دین ان کی آواز پر بھاگا آیا۔

''احمد لغاری کو فون ملاؤ۔''

فضل دین نے فوراً ان کے حکم کی تعمیل کی۔ سعدیہ اور ممتاز بیگم نے پریشانی سے ان کی طرف دیکھا جو کہہ رہے تھے۔

''اگر تم میرے ساتھ رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو تو ابھی اپنے بیٹے کو لے کر آ جاؤ۔ میں آج ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں اور پہلے میری بڑی پوتی کے لئے کہا تھا مگر اب میں چھوٹی لڑکی تجھے دے رہا ہوں۔ تم آ جاؤ میں قاضی کا بندوبست کرتا ہوں۔ خدا حافظ۔''

ان کی بات پر زرناب کے علاوہ باقی سب چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے اور پھر ان کی طرف دیکھا جو کہہ رہے تھے۔

''حیدر کو فون کر کے بلا لو اور خبردار اگر کسی نے یوشعوان کو اس بارے کچھ بھی بتایا۔ اسے پریشان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہ سعدیہ بیگم کو تلقین کرتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ سعدیہ بیگم نے زرناب کو دم سادھے کھڑے دیکھ کر گھورا۔

''یہ سب تمہاری زبان درازی کا انجام ہے۔''

''رہنے دیں بھابھی۔ شکر کریں وہ اس کی اتنی بدتمیزی کے باوجود اسے کنویں میں نہیں پھینک رہے ورنہ تو یہ

Scanned with CamScanner

''زری! اب کیا ہوگا۔ تم نے مجھے بچانے کے لئے اپنا آپ داؤ پر لگا دیا میر بھائی کو کال......''

''ہرگز نہیں اور ڈونٹ وری ایسا کچھ نہیں ہوگا۔'' وہ اسے سختی سے منع کرتی اپنے کمرے میں آ گئی۔

''شکریہ میر وجاہت خان! آپ نے میرا کام نہ صرف آسان کر دیا بلکہ اپنی بے عزتی کا خود ہی سامان کر لیا۔''

وہ تلخی سے مسکرائی۔

✿......✿......✿

''کیا ہوا آغا جان مانے۔'' سعدیہ بیگم نے حیدر خان سے پوچھا اور ان کے نفی میں سر ہلانے پر چپ کر گئیں۔

''تمہیں تو پتہ ہے وہ اپنی بات کے کتنے ضدی ہیں۔ ایک دفعہ جو کہہ دیا بس اس پر ہر صورت عملدرآمد کروانا ہے۔ یوشعوان بھی نہیں یہاں ورنہ وہ ان سے کچھ بھی منوا سکتا تھا۔''

''بھائی صاحب! آپ لوگ کس چیز کی فکر کر رہے ہیں۔ ہم سب نے گھر اور لڑکا دیکھا ہے۔ سب کچھ اس نافرمان کی اوقات سے بڑھ کر ہے۔'' ممتاز بیگم تلخی سے گویا ہوئیں۔

''ایسا نہ کہیے بھابھی۔ وہ ذرا جذباتی ہے اپنے باپ کی طرح اور کچھ نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی دل آزاری نہ ہو اس لئے ابھی صرف نکاح کر دیتے ہیں رخصتی کچھ دن بعد۔ آپ لوگ کھانے کا انتظام کر لیجئے گا چار لوگ ہیں وہ اور اب تک تو آنے والے ہوں گے۔''

حیدر خان کی بات پر وہ سر اثبات میں ہلا گئیں اور پھر جب نکاح خواں کو لے کر حیدر خان، احمد لغاری اور میر وجاہت خان اس کے روم میں آئے جہاں پہلے ممتاز بیگم، سعدیہ بیگم، مہتاب، اناب، الینہ اور لڑکے کی ماں بیٹھی تھیں۔

''جی شروع کیجئے مولانا صاحب۔''

''ایک منٹ، پہلے یہ تو بتادیں نکاح پر نکاح ہوسکتا ہے کیا۔''

زرناب کی بات پر سب ٹھٹک کر اس کی جانب دیکھنے لگے جو کہ اٹھی تھی اور کچھ پیپرز آ کر حیدر خان کو پکڑا دیئے تھے۔

''میرا نکاح آج سے ایک ماہ اور چار دن پہلے ہی میر یوشعوان سے ہو چکا ہے۔''

اس کے اعلان پر سب کے سب ششدرہ سے حیدر خان کو دیکھنے لگے جنہوں نے اس کی بات کی تصدیق کر دی تھی۔ حویلی کی سب عورتیں حیرت کے شدید جھٹکے کے زیر اثر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی تھیں جبکہ میر وجاہت خان سختی سے اپنے دانت بھینچ کر رہ گئے تھے۔

''میر کو فون کرو حیدر۔''

ان کی سپاٹ آواز پر حیدر خان نے میر یوشعوان کو کال کی جو دوسری بیل پر ہی پک کر لی گئی تھی۔

''جی بابا جان۔'' اس کی آواز گونجی۔ میر وجاہت خان نے سپیکر لاؤڈ کر دیا تھا اور بولے۔

''کیا تم نے زرناب سے نکاح کیا ہے۔''

ان کا سوال میر کو دو پل کے لئے ساکت کر گیا تھا اور اس کی خاموشی پر میر وجاہت گرجے تھے۔

''میر! میں پوچھ رہا ہوں کیا یہ لڑکی تیرے نکاح میں ہے۔''

''جی آغا جان!''

اس کی بات پر وہ جھٹکے سے اٹھے تھے اور احمد لغاری سے بولے۔

''معاف کرنا احمد! جب اپنا خون، اپنا فخر ہی دغا کر دے تو دوسروں سے کیا شکوہ۔'' وہ کمرے سے باہر نکل گئے تو احمد لغاری بھی اپنی بیوی اور بیٹوں کو لئے واپسی کو ہو لئے۔ ممتاز بیگم غصے سے زرناب کی طرف بڑھیں پر حیدر لغاری نے ان کو روک لیا۔

''چھوڑ دیں بھائی صاحب مجھے۔ آج میں اس کا قصہ ہی تمام کر دوں جب تک یہ زندہ رہی یونہی ذلت اور رسوائی کو ہمارا مقدر بناتی رہے گی۔ اس کا باپ مجھے ڈانٹ کر چپ کروا دیتا تھا کہ میری بیٹیوں کو کچھ مت کہا کرو یہ

Scanned with CamScanner

میرا فخر میرا غرور ہیں۔ بیٹوں سے بڑھ کر پر یہ تو باعث شرمندگی ہے ہمارے لئے شکر ہے وہ یہ دن دیکھنے سے پہلے چلے گئے ورنہ یہ عزت کا جنازہ وہ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھا سکتے تھے۔"

"اب تو قصور میر کا بھی ہے بھابھی! اس نے بھی ہمارا سر جھکا دیا۔" حیدر خان جو اپنے باپ کو آج صحیح معنوں میں ٹوٹا ہوا اور ایک لمحے میں ہی کمزور دیکھ کر دکھی ہو گئے تھے۔

"نہیں بھائی صاحب! میر نے سر نہیں جھکایا بلکہ اس منحوس نے عزت کو تار تار کر دیا۔ یہ جب سب جانتی تھی تو ان مہمانوں کے آنے سے پہلے بھی تو بتا سکتی تھی گھر کی بدنامی گھر تک تو رہتی پر اس نے سوچا سمجھا منصوبہ بنایا صرف ہمارا تماشہ بنوانے کے لئے۔ دل تو کرتا ہے گولی ماردوں اسے۔" ممتاز بیگم نے نفرت سے دیکھا جو کہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

"وہ بڑے میر کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ وہ زمین پر گرے پڑے ہیں۔" حواس باختہ صغراں کے بتانے پر سب ان کی طرف بھاگے مگر زرناب گم صم وہی بیٹھی رہ گئی۔

"اگر آغا جان کو کچھ نہیں......" وہ سرنفی میں ہلاتی باہر کو لپکی۔

✿......✿......✿

میر وجاہت خان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور فوری ٹریٹمنٹ ملنے کی وجہ سے ان کی حالت خطرے سے باہر تھی۔ پھر ایک دن ہی ہسپتال میں رہنے کے بعد وہ گھر آ گئے تھے اور گھر آ کر وہ اپنے کمرے کے ہو کر ہی رہ گئے تھے۔ بالکل گم صم اور ضروری بات کے جواب میں ہوں ہاں کر تے تھے۔ اگلے دن میر بھی واپس آ گیا تھا اور جب سعدیہ بیگم سے اسے ساری حقیقت کا پتہ چلا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

زرناب جو کہ اپنے کمرے میں ہی بند دی تھی اسے مہتاب کی زبانی میر کے آنے کا پتہ چلا تو وہ بھی اٹھ کر باہر آغا جان کے روم کی طرف آئی جہاں اس نے باہر لاؤنج کی جانب کھلی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا جہاں آغا جان اپنے بیڈ پر دوسری طرف منہ کئے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور میر ان کے پاؤں کی جانب بیٹھا تھا۔ باقی سب بھی وہیں تھے۔

"مجھے معاف کر دیں آغا جان! میں آپ کی نافرمانی کا سوچ بھی نہیں سکتا پر انجانے میں، میں نے آپ کا

سر جھکا دیا۔ آپ کا غرور اور فخر تھا میں پر میری وجہ سے ہی آپ کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے آپ کی دی ہوئی ہر سزا قبول ہے۔ چاہئیں تو اپنی جائیداد اور اس حویلی سے بے دخل کر دیں اف تک نہیں کروں گا کیونکہ میرا گناہ ان سب سے بہت بڑا ہے کہ آپ نے ہمیشہ مجھے اپنا غرور بولا اور میں نے وہی خاک میں ملا دیا۔ اس میں وہ قصوروار نہیں میرے کہنے پر ہی اس نے یہ سب کیا۔ میرے کہنے پر ہی آپ سب کو لاعلم رکھا گیا۔ میری یہ غلطی پورے خاندان کی عزت داؤ پر لگا گئی میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔"

وہ اٹھا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔ زرناب کا دل مٹھی میں آ گیا تھا۔ وہ یہی سب تو چاہتی تھی کہ میر وجاہت خان سے بدلہ لے مگر اب جبکہ وہ لے چکی تھی مگر ان کی چپ اور حالت پر وہ بے چین تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ میر ہر الزام اپنے سر لے اور یہی ان کی عزت کو خاک میں ملائے اور وہ اسے عاق کر دیں۔ اب سارا کچھ جب اس کی خواہش کے مطابق ہو رہا تھا تو اس کا دل کیوں سکوت اختیار کر گیا تھا۔ اسے خوشی کیوں نہیں مل رہی تھی؟ وہ کیوں اس صورتحال پر پرسکون نہیں ہو رہی تھی۔

ان ہی سوچوں میں الجھی وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ راہداری سے گزرتے میر کو دیکھ کر رکی تھی اور رک تو وہ بھی گیا تھا اور ایک نظر اس نے اس پر ڈالی تھی اور اس ایک نظر میں کیا کیا نہیں تھا۔ دکھ، شکوہ، ٹوٹے اعتبار کی کرچیاں، بے یقینی، گلہ، نفرت اور غصہ کہ زرناب ان کی تاب نہ لاتی نظریں جھکا گئی۔ وہ اس کے پاس سے گزرتا آگے بڑھ گیا۔

"میر!" اس کے لب پھڑپھڑا کر رہ گئے مگر وہ تو چلا گیا تھا اور زرناب کو لگا وہ کبھی اس کا سامنا نہیں کر پائے گی۔

✿......✿......✿

میر کو آغا جان نے معاف نہیں کیا تھا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حویلی چھوڑ کر جا رہا تھا۔ یہ خبر اسے مہتاب نے دی تھی اور تو کوئی اس کے روم میں نہیں آتا تھا اور نہ یہ باہر جاتی تھی۔ اس خبر کو سننے کے بعد دل کی حالت نے اسے ششدر کر دیا تھا جو کہ تڑپ تڑپ کر اسے بتا رہا تھا کہ وہ میر کے بغیر نہیں رہ سکتا اور میر ہی اس کے خالی مکان کا مالک تھا۔

"نہیں، میں میر کو اس جرم کی سزا کبھی نہیں ملنے دوں گی جو اس نے کیا ہی نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی کبھی نہیں۔"

وہ دل میں پختہ عہد کرتی میر وجاہت خان کے روم میں آئی جو کہ اسے دیکھ کر ناگواری سے چہرے کا رخ بدل گئے۔

"آج آپ چاہیں نفرت سے رخ موڑیں یا مجھے اس کمرے سے دفع ہونے کا بولیں پر آپ کو آج میری بات سنی ہوگی کیونکہ آپ کی اور میری لڑائی اور نفرت میں وہ انسان آ گیا جس سے تو نہ آپ دور رہ سکتے ہیں اور نہ میں اس کا اس حویلی سے جانا برداشت کر سکتی ہوں۔"

زرناب کے پرنم لہجے پر باہر کھڑا میر بھی ساکت ہوا تھا جو اسے آغا جان کے کمرے کی طرف بڑھتا دیکھ کر اس کے پیچھے آیا تھا۔

"آپ تو بڑے انصاف دان ہیں تو سزا اسے کیوں جو اس سارے کھیل میں صرف ایک مہرے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ کھیل تو میں نے کھیلا تھا آپ سے بدلہ لینے کے لئے اور بدلہ بھی کس چیز کا صرف اپنی ضد کا اب سوچتی ہوں تو خود پہ لعنت بھیجتی ہوں کہ کون سی محرومی کا بدلہ لیا میں نے۔ اچھا کھانا اور اچھا پہننے پر، اچھے کالج میں پڑھنے پر یا اپنی پسند کی آزاد زندگی جینے پر یا اس روک ٹوک پر جو میرا باپ بھی زندہ ہوتا تو وہ بھی کرتا یا پھر میر کے برابر حقوق نہ ملنے پر، پر وہ بھی تو سب برابر تھا بس فرق تھا تو ایک لڑکی اور لڑکے میں جتنا فرق ہوتا یا اناب اور الینہ سے جیلسی کا جو بلا جھجک آپ کی گود میں بیٹھ جاتی ہے اور آپ کا ان کی پیشانی چومنا پر یہ سب بھی تو میری نافرمانی کی صورت نہیں ملا۔ مجھے نہیں پتہ کہ میری آنکھوں میں کون سی غفلت کی پٹی بندھی تھی کہ میں سب کرتی چلی گئی۔" اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اگر باہر کھڑے میر کے دل پر گر رہے تھے تو میر وجاہت پر بھی گراں گزر رہے تھے۔

"جو آج سے بائیس سال پہلے میرے بابا نے آپ کے ساتھ کیا وہی میں نے دہرا دیا۔ آپ نے ان کو بھی معاف کر دیا اور مجھ سے بھی کوئی باز پرس نہیں پر کیوں؟ آپ نے مجھے کوئی سزا کیوں نہیں دی؟ مجھے عاق کریں مجھے اس گھر سے بے دخل کریں جو سزا دینی ہے دیں پر میر کو نہیں۔" اس کے ہاتھ ان کے پاؤں پر تھے۔

"سارا قصور میرا ہے تو سزا کی بھی اصل حق دار میں ہوں۔ ہاں میر کا یہ قصور ضرور ہے کہ اس نے مجھ جیسی

Scanned with CamScanner

خودغرض سے محبت کی۔میں تو اس سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی۔ہو سکے تو اپنے بیٹے میر عظام کی خاطر ہی معاف کر دیجیے گا۔" وہ جھٹکے سے اٹھی اور آنسو صاف کرتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

❁......❁......❁

پھر اگلی صبح سب کے لئے خوشگوار حیرت کا باعث بنی تھی۔میر وجاہت علی خان پورے سات دن بعد اپنے کمرے سے نکلے تھے اور سب کے ساتھ ناشتہ کرنے لگے تھے سوائے زرناب کے سب موجود تھے۔

"زرناب کہاں ہے۔اسے بھی بولو آ کر ناشتہ کرے۔"

میر وجاہت کے کہنے پر مہتاب اسے بھی بلا لائی جس کی پہلی نظر میر یوشعوان پر پڑی مگر وہ نظریں پھیر گیا اور زرناب اس کی بے رخی پر کٹ کر رہ گئی۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میر اور زرناب کی شادی کر دی جائے۔نکاح تو ہو چکا مگر باقی کی رسومات تو رہتی ہیں ناں اور ساتھ مہتاب کی بھی۔مہتاب! اس لڑکے کو بولو کہ اپنی فیملی کو آج ہی بھیجے۔اگر ہمیں تمہارے لئے ٹھیک جوڑ لگا تو ہاں کر دیں گے۔میر! تم نے ساری چھان بین کرنی ہے لڑکے کی اور اس کے خاندان کی۔"

ان کی بات پر سب کے چہرے پر خوشی کی لہر آئی سوائے میر کے جس کے چہرے پر ناخوشی زرناب نے بھی محسوس کر لی تھی۔حیدر خان اور میر وجاہت کے جانے کے بعد خواتین آپس میں ڈسکس کرنے لگیں۔

"میر! تم اگر شہر جاؤ تو زری کو......"

"اماں جان! اتنے پلان بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ بس مہتاب کی شادی ہوگی۔جو رشتہ میں نے ایک ماہ پہلے جوڑا تھا وہ ٹوٹنے کے لئے جوڑا گیا تھا اس لئے اس کا اب ختم ہو جانا ہی ضروری ہے۔" وہ سپاٹ انداز میں کہتا سب کو ہکا بکا چھوڑتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔زرناب آنسو پیتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

❁......❁......❁

احمد اور اس کی فیملی سب کو پسند آ گئے تھے۔کافی ویل آف فیملی تھی اور اپنا کاروبار تھا۔ایک ماہ بعد شادی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی مگر یوشعوان تھا کہ سب سے نالاں تھا۔زرناب نے بہت بار اسے منانے کی کوشش کی مگر وہ

Scanned with CamScanner

اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

''میر!'' زرناب کی پکار کو نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھنے لگا مگر زرناب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

''میر! پلیز یوں نہ کریں۔ مجھے سمجھنے کی کوشش تو کریں۔''

''یہی تو غلطی ہوئی مجھ سے کہ میں تمہاری چالاکیوں کو سمجھ نہیں پایا۔ تجھے سمجھ نہیں پایا۔'' میر نے غصے سے اپنا بازو چھڑوایا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوئے تھے۔ میر نے سختی سے لب بھینچ لئے تھے۔

''پلیز! آپ بھول نہیں سکتے۔ میں معافی مانگتی ہوں آپ سے۔''

''کیسے بھول جاؤں؟ تم نے مجھے دھوکہ نہیں دیا بلکہ توہین کی ہے۔ میری محبت کی، میرے سچے جذبوں کی اور مجھے کوئی غصہ نہیں بلکہ دکھ ہے کہ تمہارے نزدیک یہ اوقات تھی میری۔ تم نے استعمال کیا مجھے، میرے احساسات کا خیال کئے بغیر کہ کس قدر تکلیف پہنچ سکتی ہے مجھے پر نہیں تمہیں تو آغا جان سے بدلہ لینا تھا۔ مجھے ان کی نظروں سے جھکانا تھا تو اب جشن مناؤ یہ دکھاوے کے آنسو نہیں۔''

وہ بھڑکتے لہجے میں بول کر رکا نہیں تھا۔ زرناب بے بس سی ہو کر وہی بیٹھ گئی۔ مہتاب جو سب سن چکی تھی اس کے قریب کاؤچ پر بیٹھ گئی۔

''اب تم نے ان کا دل توڑا ہے تکلیف تو ہو گی ناں ان کو۔''

''معافی بھی تو مانگ رہی ہوں ناں۔'' وہ آنسو صاف کرتی بولی۔

''اکیلی معافی سے بات نہیں بنے گی تمہیں ان کو منانا بھی ہو گا گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اور تم ہو کہ اپنے ناراض سیاں کو لے کر بیٹھی ہوئی ہو۔''

''منا تو رہی ہوں اور کیسے مناؤں۔'' اب کہ وہ جھنجھلائی۔

''اوہ میری کم عقل بہن! ایسے نہیں ذرا اور انداز سے منانے کی کوشش کرو۔''

''اور کون سے؟'' وہ نہ سمجھی تو مہتاب کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

''تم اس کی بیوی ہو۔ اس کو منانے کے لیے آخری حد تک بھی جانا پڑے تو جاؤ ذرا رومینٹک انداز میں۔'' مہتاب کی بات مطلب سمجھتے ہوئے اس کے گال سرخ ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

''اس شرم و حیا کو چھوڑو اور کوئی تیاری شیاری کر کے ان کے پاس جاؤ۔ دیکھنا کل ہی رخصتی کا شور مچا دیں گے۔''

مہتاب کی معنی خیز یت پر وہ شرم سے اسے گھور بھی نہ سکی تو مہتاب قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

پھر رات کو وہ سب کے سو جانے کے بعد میر یوشعوان کے کمرے کی طرف بڑھی اور آہستہ سے دروازہ کھول کر اس نے نرم قالین پر اپنے قدم رکھے اور اسی آہستہ طریقے سے دروازہ بند کر دیا۔ اس نے ایک طائرانہ نظر کمرے میں ڈالی جہاں نائٹ بلب کی نیلگوں روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ میر یوشعوان مہرون کمبل میں دبکا سویا ہوا تھا۔ یہ کمرہ اسے شروع سے ہی بہت پسند تھا اور اسے اب یاد آ رہا تھا کہ جب یہ کمرہ یوشعوان کو ملا تھا تو اس نے کافی شور مچایا تھا اور جب یوشعوان کو پتہ چلا تو اس نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے آخر میں کہا تھا۔

''ویسے بھی تم ایک جیسے دو بیڈ روم کا کیا کرو گی۔'' اور میر کی اس بات کا مطلب وہ اب سمجھی تھی اور خود کو کوس کر رہ گئی کہ اسے کیوں نہیں اس کی محبت کا پتہ چلا۔ وہ بیڈ کے قریب آئی جہاں میر سویا ہوا اتنا معصوم لگ رہا تھا کہ وہ بے اختیار اسے دیکھے گئی۔ اسے ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے وہ واپسی کا سوچنے لگی مگر پھر اس کی ناراضگی کا سوچ کر وہ اس کے سرہانے بیٹھ گئی۔

''میر!'' اس کے نرم و ملائم بالوں کو اس کی کشادہ پیشانی سے ہٹاتے ہوئے اس کے اوپر جھکتے ہوئے نرمی سے بولتی اس کی نیند میں خلل ڈال گئی تھی۔ وہ کسمسا کر آنکھیں کھولتا اسے دیکھ کر جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔

''تم یہاں؟ وہ بھی اس وقت۔''

اسے یقین نہیں تھا اس کی موجودگی پر۔

''جب آپ ہاتھ نہیں آ رہے تھے تو میں کیا کرتی۔ پھر ویسے تو دو منٹ بھی بات سننا گوارا نہیں کرتے۔'' وہ پر شکوہ لہجے میں بولی تو میر نے گہرا سانس بھر کر اور اٹھ کر لائٹ آن کی اور پھر اس کی طرف دیکھا جو کہ پنک گرم سوٹ میں سکن وول کی چادر شانوں پر اوڑھے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹے سادگی میں بھی اس کے دل کے تار ہلا گئی تھی۔ زرناب اس کی گہری نگاہوں سے خائف ہوتی بول اٹھی۔

Scanned with CamScanner

''آپ کب تک ناراض رہیں گے؟''

''جب تک مناؤ گی نہیں۔'' میر یوشعوان کا دل اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر ہی موم ہو گیا تھا۔

''منانے تو آئی ہوں۔ پلیز مان جائیں ناں، معاف کر دیں جو بھی کیا۔'' زرناب اٹھ کر اس کے قریب آئی۔

''تم نے بہت ہرٹ کیا مجھے۔ میں نے تو محبت میں تمہاری طرف ہاتھ بڑھایا تھا مگر تم نے تو صرف بدلہ کے لئے......'' اس کے لہجے کا دکھ وہ اپنے دل پر محسوس کرنے لگی۔

''میر! سچ ہے یہ، میں نے صرف آپ کو آغا جان کی نظروں سے گرانے کے لئے یہ سب کیا مگر یہ اس سے بھی بڑا سچ ہے کہ میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔ مجھے اپنی فیلینگز کا احساس تب نہیں ہوا تھا اور اب جب مجھے لگا آپ مجھ سے دور جا رہے ہیں تب احساس ہوا کہ میں اپنے ساتھ غلط کرتی رہی۔''

وہ پرنم آنکھیں لئے میر کو بے اختیار کر گئی۔ اسے اپنے حصار میں لے کر وہ اس کی ہر نادانی اور بے وقوفی معاف کر گیا۔ اصل میں وہ اپنا دل اس دن ہی صاف کر گیا تھا جس دن اس نے آغا میر کے سامنے اعتراف کیا تھا۔

''اور یہ اس سے بھی بڑا سچ ہے کہ یوشعوان نہ تو تم سے ناراض رہ سکتا ہے نہ تم سے نفرت کر سکتا ہے بلکہ میر کو تمہاری غلطی بھی غلطی نہیں لگتی بلکہ مجھے خود پر غصہ آیا کہ میں نے اتنا روڈ لی بی ہیو کیوں کیا تمہارے ساتھ اتنے دن۔''

اتنی محبت؟ زرناب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے جو کہ اس کے سینے میں جذب ہونے لگے۔ میر جس نے بلیک ٹراؤزر پر صرف بلیک بنیان زیب تن کی تھی اپنے سینے پر نمی محسوس کر کے اسے نرمی سے اپنے آگے کیا جو رو رہی تھی۔

''تم رو رہی ہو؟''

''آپ مجھ سے اتنی زیادہ محبت کرتے ہیں؟''

''کیا تم اس وجہ سے رو رہی ہو کہ میں تم سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہوں۔'' وہ حیرت کے شدید جھٹکے کے زیر اثر

Scanned with CamScanner

تھا۔زرناب روتے ہوئے ہنس دی۔
''تو تم بھی کرلوناں مجھ جتنی۔'' میر مسکراتے ہوئے اسے دوبارہ اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔
''آپ جتنی تو نہیں کر پاؤں گی پر بہت کرتی ہوں۔'' وہ آسودگی سے اس کے سینے پر سر ٹکا گئی۔
''کوئی ثبوت؟''
وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی جو مسکرا رہا تھا۔جس کی آنکھوں کی الوہی چمک اسے نظریں چرانے پر مجبور کرگئی۔
''دیکھوناں کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو کوئی ثبوت بھی تو دوناں۔''
''کیا میں نے مانگا تھا آپ سے۔کیا آپ نے دیا۔''
وہ اس کی شرارت سمجھ چکی تھی۔میر اس کی روشن پیشانی چومتا اس کے گلابی رخسار اس کی آنکھوں کو چومتا حقیقتاً اسے سٹپٹا گیا تھا۔اس کا لمس اس کے گال دہکا گیا تھا۔
''فی الحال تو اتنا ثبوت دے سکتا ہوں باقی تو آج سے بیس دن بعد ہی ثابت کر پاؤں گا۔'' اس کی گھمبیرتا زرناب کا دل دھڑکا گئی۔اس کی معنی خیز سرگوشی اسے اس کے سینے میں ہی سمٹنے پر مجبور کر گئی۔
''مطلب کہ کوئی چانس نہیں۔''
''رات کے اس پہر آپ کے سینے سے لگی کھڑی ہوں کیا ابھی بھی ثبوت چاہیے۔''
نظریں جھکائے بولتی سیدھی اس کے دل میں اتر گئی۔زرناب اس کی آنکھوں سے چھلکتے پیام کو نظرانداز کرتی اس سے الگ ہو کر جانے لگی مگر وہ ہاتھ پکڑ کر روک گیا۔
''مجھے چلنا چاہیے۔''
''اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ایک رات ہی تو ہے گزر جانے دو۔''
تنہائی اور قربت کا فسوں دونوں کو گرفت میں لے رہا تھا۔زرناب کا قرب اسے کسی لطیف سی شرارت پر اکسا رہا تھا اور بالآخر وہ اس کے چہرے پر جھکتا اپنا حق وصول کر گیا تھا۔زرناب کے پورے وجود میں ایک برقی سی پھیل گئی تھی۔وہ خود بھی ان جان فروز لمحوں سے دامن نہ چھڑا سکی۔
''آپ بہک رہے ہیں۔'' وہ بولنے کے قابل ہوئی تو بول اٹھی۔

Scanned with CamScanner

"تم سمیت لوناں۔" اس کا لہجہ بوجھل ہونے لگا۔ زرناب کے لرزتے ہونٹ اسے مدہوش کر رہے تھے۔ کب اس کی گرفت مضبوط سے مضبوط ہوتی چلی گئی۔ اسے خبر ہی نہ ہوئی مگر زرناب کو اس کی حد سے بڑھتی شرارتوں کا احساس ہوا تو بھرپور مزاحمت کرتی اس کی گرفت سے نکلی۔

"مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا۔" وہ شال کو ٹھیک کرتی اس کی پرشوق جذبے لٹاتی آنکھوں سے خائف ہوئی۔

"بیس تاریخ سے پہلے تو کسی وقت بھی اس کمرے میں آنا ٹھیک نہیں مسز۔ اف، یہ دن کیسے گزریں گے بس ہم دونوں کی شادی ہوتی تو دو ہفتے پیچھے کروالیتا پر اب......" وہ گہری سانس بھرتا تاسف زدہ ہو گیا اور وہ کھل کر مسکرا دی۔

"آپ تو کینسل کروا رہے تھے شادی۔"

"وہ تو بس اوپر اوپر سے تمہیں لائن پر لانے کے لئے۔ اچھا اب ادھر تو آؤ اب آئی ہو تو ڈسکس کرتے ہیں کہ روم کیسا ڈیکوریٹ کرواتا ہے۔" وہ بہانے سے پھر سے اسے پکڑ چکا تھا اور وہ اس کی شرارت سمجھتی اس کے سینے پر مکے برسانے لگی اور میر یوشعوان اس کی پیشانی چومتا مسکرانے لگا جس میں زرناب کی آسودہ مسکراہٹ بھی شامل ہو گئی تھی۔

✿......ختم شد......✿

Scanned with CamScanner